

پندرہ روزہ

# الشیعیت

کو جرانوالہ

نیز پرستی:  
شیخ الحدیث مولانا محمد سر فراز خان صفدر دامت بر کاظم

نیزاد است:  
ابو عمار زاہد الرّاشدی

الشّریعۃ الکادی  
مرکزی جامع مسجد کو جرانوالہ

حدت امت کا داعی اور غلبہ اسلام کا عالم بدار

# عالم اسلام کے خلاف امریکہ کی منصوبہ بندی

امریکہ کی قوی سلامتی کو نسل کا محفور کردہ پروگرام جو ۱۲ مارچ ۱۹۶۸ کو واکس آف امریکہ سے نشر ہوا، قوی اسٹبل آف پاکستان کے رکن ڈاکٹر نور محمد غفاری نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور روزنامہ لاہور نے ۲۵ جولائی ۱۹۶۸ کو شائع کیا۔

(۱) مستقبل میں قیام امن کے نظام اور دیگر ممالک مثلاً "فرانس" برطانیہ، اٹلی اور روس کو شامل کیا جانا چاہیے۔ (۲) ایران اور ترکی ایسے غیر عرب ممالک کو ان ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار کیا جانا چاہیے جنہوں نے ہمارے ساتھ مل کر عراق کے خلاف جنگ لڑی مثلاً "خلیجی ریاستیں مصر، شام اور مرکش۔ (۳) ایران اور عراق میں ہونے والے واقعات کے پیش نظر ہماری مستقبل میں سیاست یہ ہو گی کہ ایک ایسی فوج تیار کی جائے یا موجودہ کمی جائے جو کسی بھی دوسری فوجی طاقت کا مقابلہ کر سکے۔ اس طرح اس منطقہ (شرقی و سطحی) میں طاقت کا توازن بھی قائم ہو جائے گا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو گا کہ کسی عرب ریاست یا ترکی یا ایران یا اتحادیا (جس) کو (علاقہ کاپولیس میں) ہنا کریہ اجازت بھی دی جائے کہ وہ امریکی مفادوں کے لیے خود ہن سکے۔ (۴) خلیجی ریاستوں کی دفاعی طاقت (نہ کہ جنگی صلاحیت) کو بہتر بنایا جائے اور یہاں فوجی خدمات کو لازمی بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ٹھوڑا کہ جائے کہ ان ریاستوں کے ہمسایہ ممالک میں سے کسی کو بھی فوجی اعتبار سے اس قدر طاقتور نہ بننے دیا جائے کہ وہ ان پر حملہ آور ہو سکے۔ (۵) بخارہ اور کمل تباہ کرن جنکی ساز و سالمان کی فروخت علی اور اسلامی ممالک کے لیے بند کر دی جائے۔ (۶) اگر کسی خاص ضرورت کے تحت اس (مذکورہ بالا) قسم کا اسلوک ان ممالک کو فروخت کرنا ہے تو درج ذیل امور کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ ایسا اسلوک زیادہ مقدار میں نہ دیا جائے۔ اس قسم کا اسلوک نہ دیا جائے جو تمیزی کے ساتھ حرکت میں لایا جاسکے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکے۔ ۳۔ فاضل پر زہ جات پوری مقدار میں نہ دیے جائیں۔ ۴۔ اس اسلوک کا مسودا پابند عرب ریاستوں (غالباً " سعودی عرب، عرب امارات، شام، مصر اور مرکش) کی گرفتاری میں کیا جائے۔ ۵۔ بعض مخصوص اقسام کا اسلوک فروخت نہ کیا جائے بلکہ کرایہ پر دیا جائے۔

(۷) شام، مصر اور بعض دوسری چھوٹی غیر عرب ریاستوں مثلاً ایران، ترکی اور اتحادیا کی معمولی نمائندگی کے اشتراک سے ایک امن فوج تیار کی جائے۔ (۸) خلیجی ریاستوں کی دولت جو ان پر حلول کا سبب ہی ہوئی ہے کی مناسب تقسیم ایک بینک برائے تحریر کے ذریعے عمل میں لائی جائے گی مگر اس بینک کی اصل پالیسی امریکہ برطانیہ اور فرانس وضع کریں گے۔ اس بینک کی نمایاں ترجیحات یہ ہوں گی۔ ا۔ مشترکہ امن فوج کا کنشتوں سنجھانا۔ ۲۔ ایسے ممالک میں بڑے منصوبوں کی تحریر مخیل کے لیے فیڈ میا کرنا ہو (مذکورہ بالا) مشترک فوج کے معاون ہوں مثلاً شام۔ ۳۔ اسی طرح ان بعض غیر عرب ممالک میں ایسے منصوبوں کی مخیل کے لیے فیڈ میا کرنا ہو اس منطقہ میں امن کے لیے بزاروں ادا کر سکتے ہیں مثلاً ایران، ترکی اور جیش۔ ۴۔ بعض فیراہم اور غریب حکومتوں مثلاً یمن، یونان اور سوڈان کی مالی معاونت کرنا البتہ ان حکومتوں کی اس طرح مدد کرتے وقت ان یاتوں کو زیر غور رکھنا ہو گا۔ (الف) یہ مالی مدد صرف معمولی قسم کی تحریر و ترقی کے لیے ہو (ب) اس کے بعد ان سے محدود تعلقات کی استواری کی توقع کرنا (ج) اس مالی مدد کا مقصد ان حکومتوں سے امریکی پالیسی کی ہموائی کرنا ہو گا۔ (۹) تمام عرب ملکوں کے ایسے حکومتی نظاموں کو تبدیل کرنا ہو امریکی پالیسی سے مطابقت نہ رکھتے ہوں، اس منصوبہ کی بعض خصیلیات یوں ہوں گی۔

**الف۔ خلیجی ریاستیں:** ان ریاستوں کے حکومتی نظام میں روپہل کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ یہ یونیورسٹی پالیسی کی پر جوش حالتی رہی ہیں اور رہیں گی۔ ان کے اس حکومتی نظام کو باقی رکھنا ہی امریکی مفادوں کا تحفظ ہے۔ البتہ یہ کوششیں جاری رکھی جائیں کہ ان ریاستوں میں نام اقتدار ایسے افراد کے ہاتھوں میں آئے جو مغرب کے تعلیم یافتے ہیں اور انکی کوششی بھی کی جائیں جن کی بدولت ان ریاستوں کی مذہبی ثقافت کو بدلتا جائے۔

**ب۔ دیگر ممالک:** (۱) شام، شام ک حکمران حافظ الاسد ہمیں قبول ہیں۔ انہیں اس منطقہ میں کام کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ شام کو ترقی کے اس مقام پر لے جانا چاہیے جو عالمہ الاسد کو اس خط کا مرد آہن بنائے کیوں کہ اس نے (عراق کے خلاف جنگ میں) عالمہ ثابت کر دیا کہ ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

(۲) مصر، اگرچہ مصر کی موجودہ قیادت نے (امریکی پالیسی کے اتباع میں) صحیح اور قابل قبول روایہ اختیار کیا لیکن یہ حکومت مصری رائے عامہ کو کنشتوں نہیں کر سکتی لہذا ہمیں اس کے ہارے میں جدید خطوط پر سچتا ہو گا۔ دراصل جمال عبد الناصر اور انور السادات کے دور میں آزادی رائے پر پروگرام ایجاد کیا تھا جس کے جموروں پر مخفی اثرات ظاہر ہوئے۔ ا۔ بغوری ہے کہ مصر میں جموروں کو بھلے پھلنے کا موقع دیا جانا چاہیے تا کہ ہر شخص آزادی کے ساتھ اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکے اور اسلامی میہین (بیان پرستوں) کو راہ سے ہٹانے کا یہی ایک طریقہ ہے۔

(۳) فلسطین اور اسلامی تحریکات، اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر و نفع کو روکنے اور فلسطین کے قبضہ پر مسلمانوں کے (دینی، اخلاقی اور فیضی) دباو کو کم کرنے کے لیے ان خطوط پر عمل ہی اہم ہو گا۔

○ مسلمانوں کو ان کے فوجی اختلافات میں الجھا کر ایک دوسرے سے لڑانا کہ وہ اپنی طاقت کا آپ مقابلہ کرتے رہیں۔ جیسے مصر کے محفل الفرالی نے اسلام میں عورت کے مقام کے موضوں کو چیزیں کہاں میافت کی جنگ کو بھر کیا۔ ○ وہ خلیجی ریاستیں جو اسلامی شریعت کے نظام پر سمجھی گئیں اس کے نظاذے بارے میں غور کر رہی ہیں ان کی حکومت کو تبدیل کرنا۔ جب کوئی حکومت اسلامی شریعت کا نظاذ کرے اس کے خاتر کے لیے پوری کوشش کرنا "شام" سعودی عرب میں شرعی حدود کا نظاذ ہے اس کے لیے ان کے بعض شیوخ کو درخواست اور ان کی سرگرمیوں کو متعطل کرنا چاہیے۔ اس طرح تمام اسلامی تحریکات اور مظاہر پر کاری ضرب لگانا ضروری ہے۔ ○ جمال اسلامی ذہن رکھنے والی حکومتوں کے بدلنے سے ایسے شرعی قوانین سے پھنسکار اعمال ہو جائے گا وہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہو گی کہ وہ علماء اسلام جو رائے عالم پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، ان کے خیالات کی عوام تک رسائی میں رکاوٹیں کھڑی کرنا ہوں گی۔

# الشیعۃ الکاظمیہ

## گوجرانوالہ کا ترجمان

شمارہ ۲۵

۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء

جلد ۱۰

### فہرست مضمون

۱	رئیس التحریر	کلمہ حق
۲	لباس کی اہمیت اور احکام	مولانا صوفی عبد الحمید سواتی
۳	مغربی ممالک کے مسلمانوں کے چند سائل	مولانا مفتی عبد الحمید ربانی
۴	بچوں کے حقوق اور مغرب کا طرز عمل	مولانا مشتق احمد
۵	جسم انسان - قدرت کا عظیم شاہکار	پروفیسر عبد الماجد
۶	تقویم کشمیر کا قاریانی پلان	حامد میر
۷	اورہ	جرس کارواں

زیر مجموعہ

حضرت مولانا محمد فراز خان صفر

حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

رنیم (الشیر)

ابو عمار زاہد الراشدی

مدرس

حافظ محمد عمار خان ناصر

مدرس منقطع

عامر خان راشدی

زیر مبادلہ

سالانہ ایک سو ٹپے

نی پرچہ پانچ ٹپے

تیرہ نیں ممالک سے

وس امریکی ڈالر سالانہ

خط و کتابت کے لیے

مرکزی جامع مسجد

پوسٹ بکس 331 گوجرانوالہ

فون و فیکس

0431-219663

ای میل

alsharia@ hotmail.com

ویب ایمیل

<http://www.ummah.net/al-sharia>

زیرخاتا اشتہارات

آخری صفحہ دو ہزار ٹپے

اندرینی صفحہ نائیٹل پندرہ سو ٹپے

اندرینی صفحہ عام بارہ سو ٹپے

کلمہ حق

## یہ بھی امریکی ایجنسی کا حصہ ہے

دینی مدرس پولیس ایشن کی نو میں ہے جملہ طلبہ کی ایک معقول تعداد دینی تعلیم حاصل کرتی ہے۔ اب ان مدارس سے طلبہ کے ہم پتے اور کوائف طلب کیے جا رہے ہیں اور مدارس کے خلاف پولیس کی کارروائی کے انداز سے محسوس ہوتا ہے کہ شاید یہ سب کچھ ہوا ہی اس لیے ہے کہ اس کی آڑ میں دینی مدارس کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کی کوئی صورت نکلی جائے۔

آج سے آٹھ برس قبل امریکی کی "قوی سلامتی کونسل" کے حوالہ سے عالم اسلام کے بارے میں ایک امریکی پلان کی کچھ تفصیلات سامنے آئی تھیں جو مبینہ طور پر وائس آف امریکہ نے ۲۶ مارچ ۱۹۹۱ء کو منتشر کیا تھا، اس کا اردو ترجمہ پاکستان کے معروف دانش ور اور قوی اسٹبلی کے مسلم لیگ رکن پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری نے کیا تھا اور ایک معاصر اخبار نے ۲۵ جولائی ۱۹۹۲ء کو اسے شائع کیا ہے۔ اس میں واضح طور پر جن اپداف کا اعلان کیا گیا ہے ان میں یہ بات شامل ہے کہ مذہبی قوتوں کو آپس میں لڑانے کی منصوبہ بندی کی جائے، اسلامی سوچ رکھنے والے دانش ور کو اقتدار کے اواروں اور مذہبیا سے دور رکھا جائے، عام مسلمانوں کو ان سے دور اور تفتر کرنے کی کوشش کی جائے اور مذہبی جماعتوں کے یادی جھنزوں اور تازعات کی حوصلہ افزاں کی جائے۔

یہ بات اگر کسی امریکی پلان کا باضابطہ حصہ نہ ہو تو بھی امریکہ عالم اسلام میں دینی قوتوں کو کچھ، اسلامی نظام کی راہ روکنے اور اپنی بالادستی کو محکم کرنے کے لیے جو عزم رکھتا ہے ان کی محیل کے لیے مذہبی قوتوں کا یا ہم دست و گیریا ہونا ضروری ہے کیونکہ عالم اسلام میں امریکی عزم اور بالادستی کو اگر کوئی قوت چھینج کر سکتی ہے تو وہ صرف مذہبی قوت ہے۔ بالکل کم و بیش سارے طبقے امریکی بالادستی کے سامنے سرعتر ہو چکے ہیں۔ اس لیے یہ امریکہ کی ضرورت ہے کہ شیعہ اور سنی آپس میں ایک دوسرے کا خون بیماں، دیوبندی، بریلوی آئندے سامنے مختل آرا ہوں اور لائل حدیث اور ختنی ایک دوسرے سے سمجھتی گتھا ہوں۔

یہ مظہر میں اب تک کے حالات کے پیش نظر جو خدشات محسوس ہو رہے ہیں وہ یہ ہیں کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے ہم سے اس باہمی قتل و قتل کا وائر وسیع کیا جائے گا اور اس کے لیے اگلے دو ماہ بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اکتوبر اور نومبر میں دینی خلقوں کے بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں۔ مرید کے میں لفڑ طیبہ، ممان میں بریلوی کتب فلکی

دہشت گردی کی موجودہ لمحہ کے بارے میں وقایتی وزیر داخلہ کے اس بیان کے بعد صورت حال کچھ واضح ہوتی جا رہی ہے کہ یہ بھارتی خلیفہ ایجنسی "را" اور دیگر میں الاقوایی ایجنسیوں کی کارستنی ہے جس کا مقصد پاکستان کے داخلی امن کو تباہ کر کے جنوبی ایشیا کی معروضی صورت حال میں اس کی مشکلات میں اضافہ کرنا ہے۔ اس دہشت گردی میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ خود میرے شرکو جواناہ میں تحریک جعفریہ کے ڈویژن صدر اور ڈسٹرکٹ بار ایسوی ایشن کے سینز نائب صدر ایگزائز میں رسول گنگری کا قتل ایک شریف شری اور امن پسند رہنماؤں کا قتل ہے جس کا مجھے ذاتی طور پر بہت افسوس ہے۔ ایگزائز رسول گنگری شیعہ رہنماء تھے مگر ان لوگوں میں سے تھے جو مسائل کو الجھانے کے بجائے سمجھانے میں دچپی رکھتے ہیں وہ ضلعی امن سکھی کے رکن کی حیثیت سے وہ امن کی بھالی کے لیے بیش سرگرم رہے۔ اہل تشیع کی وکالت پورے اعتماد کے ساتھ کرتے تھے اور مخالفین کی بات بھی حوصلہ کے ساتھ سنتے کے عادی تھے۔ میرے ساتھ ان کے انتخے مرام تھے جب تھے احتجام سے ملتے اور مشترکہ مسائل پر تعلوں کی راہ حللاش کرنے کی کوشش کرتے۔ ان کے علاوہ ملک کے دوسرے شہروں میں شیعہ رہنماؤں اور کچھ مقلبات پر سنی رہنماؤں کا قتل بھی بہت افسوسناک ہے اور ملک کے ہر باشور شری نے اس کی مذمت کی ہے مگر اس قتل عام کی آڑ میں ملک کے مختلف حصوں میں پولیس نے جس وسیع تر ایشن کا مظاہرہ کیا ہے وہ بھی کم افسوسناک نہیں ہے۔

گوجرانوالہ میں بڑے دینی مدارس مدرسہ نصرت الحلوم، مدرسہ اشرف العلوم، جامعہ قاسمیہ، جامعہ حنفیہ، ریحان الدارس اور مدرسہ فیضان سرفراز پر چھاپے مارے گئے۔ مولانا محمد نعیم اللہ اشتری، حافظ محمد ریاض خان سواتی، حافظ محمد ریاض خان سواتی اور دیگر حضرات کو گرفتار کیا گیا اور ایک محکم اندازے کے مطابق ضلع گوجرانوالہ میں جن علماء اور دینی کارکنوں کو حراست میں لایا گیا یا اپنیں حراست میں لینے کی کوشش کی جا رہی ہے ان کی تعداد دو سو کے لگ بھک ہے۔ ان میں سپاہ محلہ کے کارکن بھی ہیں۔ جمیعت علماء اسلام کے دونوں دیہوں سے تعلق رکھنے والے علماء کرام بھی ہیں، پاکستان شریعت کوئی نسل کے ارکان بھی ہیں اور ایسے حضرات بھی ہیں جن کا کسی دینی جماعت کے ساتھ کوئی باضابطہ تعلق نہیں ہے مگر پولیس کی جماعت کی تفرقی کے بغیر ہر اس دیوبندی عالم اور کارکن پر نظر رکھے ہوئے ہے جو کسی نہ کسی حوالہ سے اپنے علاقہ میں محرک ہے اور ہر وہ

جائے گا جہاں قاریانی القدار میں شامل ہو کر بھارت کے ساتھ جاٹیں گے۔ یہ منصوبہ امریکہ کو قول ہے کیونکہ کثروں لائے کا احرام اعلان و افکشن کی اصل روح تھی اور اگر کشیر تقیم ہو جائے تو یہ اعلان و افکشن کے میں مطابق ہو گا۔ تقیم کشیر سے مسلمانوں کو کچھ نہ ملے گا۔ جو کچھ بھی لیتا ہے وہ سری گر اور گرد و نواح میں موجود ۸۰ ہزار قاریانی ہیں گے۔ ہم حکش قاریانیوں پر یعنی طعن کر کے تقیم کشیر کی میں لاقوای سازش کو ناکام نہ بنا پائیں گے بلکہ اس سازش کو ناکام بنانے کے لیے ان مسلمان یزدروں کا سرہنан بھی پکڑنا ہو گا جو باواسطہ یا باواسطہ طریقے سے مخفی طاقتوں اور قاریانیوں کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں۔ کشیر تقیم ہو گیا تو سری گر ایز پورٹ پر کھڑے اسرائیلی طیارے پاکستان کے ائمہ پروگرام کے لیے ایک مستقل خفرہ بن جائیں گے۔

(بکریہ اوصاف)

## مولاناڈاکٹر احمد علی سراج کے نام راجہ محمد ظفر الحق کا مکتوب

محترمی ڈاکٹر مولانا احمد علی سراج صاحب،  
صدر ائمہ نیشنل ختم نبوت موسومنٹ کویت  
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس کے لیے میں شکر گزار ہوں۔ غلام احمد پرویز کی متعدد کتابوں شما "توبیب القرآن، قرآنی فضیل" مقام حدیث، لغات القرآن اور قرآنی نظام روہیت کا مطالعہ کیا جائے تو ایک ہی بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ انہوں نے مسلمات دین کا بڑی دیدہ دلیری سے انکار کیا ہے۔ شریعت کے دوام، جنت و جنم، نماز اور حج کے بارے میں ان کے خیالات قطعاً "ناقابل برداشت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء اسلام نے اسے قند طراز اور نصوص میں رخنہ انداز پیلا۔ ہم کویت کی عدالت عظیمی اور مفتی اعظم کے فیصلوں کو مبنی برحق بحثتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ امت مسلمہ آئندہ بھی ان فتنوں سے محفوظ و مامون رہے۔

والسلام: خیر اندیش

راجہ محمد ظفر الحق

وزیر مذہبی امور، زکوٰۃ و عشر و اقليٰت امور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲۹ ستمبر ۱۹۹۹ء

دعوت اسلامی' رائے وعدہ میں تبلیغی جماعت اور دیگر دینی جماعتوں کے اجتماعات تسلیم کے ساتھ ان دعویوں میں ہو رہے ہیں۔ چند سال قبل انی اجتماعات کو دیکھ کر ایک مغربی صحافی نے لکھا تھا کہ "وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ پاکستان میں بنیاد پرست اتنی بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔" اس لیے امریکہ کی بجوری ہے کہ وہ اگر جنوبی ایشیا میں اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھانا چاہتا ہے تو ان اجتماعات کی قوت کو آپس میں الجھادے اور خاص طور پر اس دیوبندی حلقہ کے گرد مختلف قسم کی سازشوں کا حصار بخت کرتا جائے جسے نہ صرف امریکہ بلکہ تمام مغربی قوتوں جنوبی ایشیا میں اپنا اصل حریف بھجتی ہیں۔ اس لیے ہم ملک بھر کی دینی قوتوں سے بالعموم اور دیوبندی مکتب فکر کی جماعتوں سے بالخصوص عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اس سازش کو پچانیں اور عالمی استعمار کے اس مقصد کو سمجھیں کہ وہ انہیں مختلف محاذوں پر الجھا کر ان کی توجہ خود سے ہٹانا چاہتا ہے تا کہ وہ پاکستان پر دباو ڈال کر اسے اپنے ایجنڈے پر چلنے کے لیے آمدہ کر سکے۔

اس کے ساتھ ہی ملک کے حکمران طبقات شما" یوروکری"، فوج، صنیکار اور جاگیردار طبقوں کے ان افراد سے بھی ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں جو پاکستان کی سالیت، قوی خود مختاری اور اسلامی القدار کے تحفظ سے دچکپی رکھتے ہیں کہ اب امریکی یلغار کے راست میں آپ کی "آخری دفائی لائے" کی نہیں طبقہ ہے، دینی جماعتوں میں، دینی مدارس میں اور مختلف مکتب فکر کے سجیدہ علیٰ حلے ہیں۔ اس دفائی لائے کو خود اپنے ہاتھوں سے کمزور نہ کچھ اور اس دفائی لائے کو توڑنے کی عالمی سازشوں کا اور اس حاصل کر کے ان کا توڑ کچھ ورنہ اس کے بعد کچھ بھی نہیں بچے گا۔ یہ بات حکمران طبقات کے ہر ہر فرد کو یاد رکھنی چاہیے کہ دینی حلے تو اپنا نہیں فریضہ سمجھ کر عالمی استعمار کے خلاف صف آراء ہیں، وہ موت کی ولادی سے گزر کر بھی سرخو رہیں گے اور تاریخ ان کا ہم یہیہ احرام سے لے گی گران کے خون کی قیمت پر استعمار سے زندگی اور اس کی سولتوں کی بیک مانگنے والے زندہ رہ کر بھی ذلت و رسولی اور لعنت و پھکار سے اپنا دامن نہیں بچا سکیں گے۔

☆ بقیہ تقیم کشیر کا قاریانی پلان ☆

لندن میں سرگرم قاریانی دانشوروں کی کوشش ہے کہ بھارت مقبوض جموں و کشیر میں ضلع وار ریفرنڈم پر آمادگی ظاہر کر دے۔ ضلع وار ریفرنڈم کی تجویز اقوام متحده کے ایک نمائندے مشرُّڈ کن نے ۱۹۵۰ء میں بھی بیش کی تھی۔ اس وقت پنڈت نہرو نے اس منصوبے کی حمایت اور لیاقت علی خان نے خلافت کی تھی۔ ۳۹ سال بعد قاریانی دانشوروں ایک دفعہ پھر اس منصوبے کو سامنے لا رہے ہیں۔ ضلع وار ریفرنڈم سے لداخ اور جموں بھارت کے پاس جائے گا، آزاد کشیر پاکستان کے پاس رہے گا اور سری گر خود مختار بن

از حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سوالي

## لباس کی اہمیت اور اس کے چند احکام

ہیں۔ اس نے لباس کو ارزنا کے لفظ سے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لباس خیر و برکت کی چیز ہے اور الٰہی چیزوں کا نزول اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہوتا ہے۔ اس نے طرزِ کلام میں لباس کو ”نازل فرمائا“ کہا گیا ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے لباس کی غرض و غایت اور اس کے فوائد اس انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ یعنی اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا یواری سوانکم جو تمہارے اعھانے متورہ کی پرده پوشی کرتا ہے۔ اعھانے متورہ کا کھل جانا پوری متدن دنیا میں میجوب سمجھا جاتا ہے۔ اس نے اللہ نے لباس کا پسلہ فائدہ یہ بتایا کہ یہ تمہاری ستپوشی کرتا ہے۔ تنہیٰ شریف کی روایت میں آتا ہے کہ صحابہ کرام نے حضور علی السلام سے عرض کیا، حضور! ہم جسم کا کتنا حصہ کھوں سکتے ہیں اور کتنا مخفی رکھیں یا دوسروں کا کتنا حصہ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا احفظ عورتک او سوانک اپنے اعھانے متورہ کو چھڑاؤ اور کھلانہ چھوڑو الا من زوجتک او ما ملکت یعنی نبک سوائے اپنی بیوی یا لوڑی کے۔ صحابی نے پھر عرض کیا، حضرت اگر ہم تباہوں تو پھر کیا حکم ہے۔ فرمایا فالله احق ان یستحبی منه پھر اللہ کا زیادہ حق ہے کہ انہیں اس سے جا کرے۔ مقصد یہ ہے کہ بلا مقصد تعالیٰ میں بھی اعھانے متورہ کھونے کی اجازت نہیں۔ پھر پردے کا یہ بھی حکم ہے کہ مردوں کے لیے بھی حال نہیں کہ ایک دوسرے کے مخفی اعھا کو دیکھیں اور نہ عورتوں کے لیے جائز ہے کہ وہ ایک دوسری کے سامنے بے پرده ہوں۔ ایک روایت میں اس طرح آتا ہے ملعون من نظر الٰہی سوات احمد وہ شخص ملعون ہے جو کسی کے ستر پر نظر ڈالا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی خفاقت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ تنہیٰ شریف کی روایت میں آتا ہے الفخذ عورۃ ران کا بھی پرده ہے اس نے محدثین اور فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ ہاتھ سے لے کر کئے تک کے حصہ کو ڈھانپنا فرض عین ہے۔

قرآن و حدیث میں لباس کے متعلق بہت سے احکام صادر ہوئے ہیں محدثین نے اپنی کتابوں میں کتاب اللباس کے نام سے باب باندھے ہیں جن میں اللہ اور اس کے رسول اکرم کے احکام متعلقہ لباس بیان کیے ہیں۔ ویسے بھی علی کا مقولہ ہے الناس باللباس ”لوگ لباس کے ساتھ ہی متدن نظر آتے ہیں۔“ انہیں کی حیثیت وقار اور شان و شوکت لباس ہی سے ہوتی ہے۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ جس لباس

اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم کے لیے لباس کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے تاذہ ہے۔ جب شیطان نے جنت میں آدم علیہ السلام کا لباس اتردا دیا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لباس پہننے کا حکم دیا۔ کیونکہ برہنگی خلاف فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لباس پہننے کے حکم کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سی باتیں ارشاد فرمائی ہیں اور لباس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ المام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب مجتہ اللہ البالہ ص ۳۰ میں فرماتے ہیں کہ پوری متدن دنیا میں ہٹنے والے انہیں خواہ وہ کسی دین، مذهب یا عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں اس بات پر تحقیق ہیں ان العربی شیخین واللباس زین ”لباس پہننا باعث زینت ہے جبکہ برہنگی اور عربانی عیوب ہے۔“ ستپوشی اور لباس اچھی چیز ہے۔ اسلام اس کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص فطرت سے نکل جائے اور غیر فطری امور کی انجام دیتی سے اپنے مزاج اور طبعیت کو ہی مسخر کر دیتے تو ایسے شخص کا کوئی احتیار نہیں دکھنے ہر متدن شخص لباس کو زینت اور ستپوشی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ برعکس یہاں پر اللہ تعالیٰ نے لباس کا تذکرہ بطور احتجاج فرمایا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے یا بنی ادم اے آدم قد ارزنا علیکم لباساً ”تحقیق ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا ہے۔“ یہاں پر لفظ ارزنا غور طلب ہے کیونکہ لباس پہننے کے لیے کپاس تو زین سے پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے کا ذکر کیا ہے۔ در اصل اتارنا بعض اوقات پیدا کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے سورہ حید میں آتا ہے و ارزنا الحبید یعنی ہم نے لوبا نازل کیا۔ ظاہر ہے کہ لوبا زین سے نکل ہے مگر اس کے لیے بھی نزول کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی فرمایا کہ ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا ہے یعنی پیدا کیا ہے۔ موسیشیوں کے متعلق فرمایا و ارزل لکم من الانعام نہایۃ ازواج ہم نے تمہارے لیے آنحضرت جوڑے موسیشی نازل کیے۔ یہاں بھی نازل کرنے سے مراد پیدا کرنا ہی ہے۔

مفہمن کرام لفظ ”اتارے“ کی یہ توجیہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کپاس، پتہ سن وغیرہ جن سے عام طور پر لباس تیار ہوتا ہے، زین ہی سے پیدا ہوتی ہیں، اسی طرح جن جانوروں کی اون یا کھل سے لباس ہٹا جاتا ہے وہ بھی زین ہی کی پیداوار ہیں۔ مگر ان اشیاء کی پیداوار اور نشوونما کے لیے پانی کی اشد ضرورت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ آسمان ہی سے نازل کرتے

یہ ستر میں داخل نہیں۔ ضرورت کے وقت مذکور کرنے کی وجہ قطع کا لباس پہنا جس سے "جسم کے بعض حصے نظر آئیں یہ بھی بے جائی کی یات ہے۔ شاہ صاحب" فرماتے ہیں کہ عورت بہت باریک لباس نہ پہنے۔ نیز سورۃ نور کے احکام ولا یہ دین زینتھن کے مطابق اپنی زینت کا انعامار نہ کرے سوئے خلوند یا دیگر حرم مردوں کے سامنے۔ بہر حال لباس فرض بھی ہے، سنت بھی ہے حرام بھی ہے، مکروہ بھی ہے اور مباح بھی ہے۔ فخر و تکبر والا لباس جاہل نہیں۔ اس طرح میلا کچلا لباس مکروہ ہے۔ لباس کے محلہ میں اسراف بھی نہیں ہوتا چاہیے۔ باقی سب لباس مباح ہیں۔ ہر ملک کے باشندے بہتی اس وجہ قطع یا آب و ہوا" گری سردی کی مناسبت سے لباس پہن سکتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے نیا لباس پہننے کی بعض دعائیں بھی منقول ہیں شاہ" نیا لباس پہننے پر آدمی یوں کے الحمد لله الذى رزقنى من الریاش ما انجمل به فی الناس واوری به عورتی (مند احمد) "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس زینت عطا کیا اور جس سے میں لوگوں میں آرائش حاصل کرتا ہوں اور اپنی ستر پوشی کرتا ہوں۔"

سنن ابو داؤد میں یہ دعا بھی ہے الحمد لله الذى کسانی هدا ورزقنيه من غير حول منی ولا قوۃ "اللہ تعالیٰ کے لیے حمد و شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنلایا اور بغیر میری محنت و سری کے یہ مجھے عطا فرمایا۔ تقدی شریف میں حضور علیہ السلام کی یہ دعا بھی منقول ہے۔ اللهم لک الحمد کاما کسوتنیہ اسالاک خیرہ و خیر ما صنع له واعوذ بک من شرہ و شر ما صنع له "اے اللہ! تباہ کشکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنلایا۔ میں مجھ سے مانگتا ہوں اس لباس کی بہتری اور اس مقصد کی بہتری جس کے لیے یہ بہلایا گیا ہے۔ نیز میں تمہی پہن کپڑا ہوں اس کپڑے کی براہی سے اور اس مقصد کی براہی سے جس کے لیے یہ بہلایا گیا ہے۔ لباس کے متعلق اس کے علاوہ اور بھی بعض دعائیں اور احکام موجود ہیں۔

فرمایا اے لولاد آدم ہم نے تمہارے لیے لباس تازل کیا جس کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ پرلا پوشی کرتا ہے اور دوسرا وریشا" یہ لباس باعث زینت بھی ہے۔ زینب و زینت لباس کی ہو یا مگر کے فرنچہر و غیرہ کی اس کے لیے علی میں ریشا کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح پرندے کے پر اس کے لیے زینت کا باعث ہوتے ہیں اور جس طرح بعض درندوں کو اللہ نے خوبصورت کھل پہنچا دی ہے جس سے ان کی زینت ہوتی ہے اسی طرح انسان کے لیے لباس بنزولہ زینت ہے۔

سے اعضاے متورہ کی پرلا پوشی کی جاتی ہے اور بالی لباس سنت ہے۔ چنانچہ عبادت کے لیے صاف سحر الباس ہوتا چاہیے۔ خاص طور پر جمعہ اور عیدین کی نماز کے لیے۔ اگر نیا لباس میر نہیں تو کم از کم دلاء ہوا تو ہوتا چاہیے۔ خصوصاً صاحب ثبوت آدمی کو اچھا لباس زینب تن کرنا چاہیے۔ اگر پھر اپنا لباس پہنے گا تو ناٹھر گزاری کا مرتب ہو گا۔

حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو میلے کچلے کپڑے پہنے دیکھا" فرمایا کیا تمہرے پاس مال ہے۔ عرض کیا" ہاں میرے پاس بھیڑ بکھاں" گائے" تیل" اونٹ اور لوٹڑی غلام ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا فلیری اثر نعمۃ اللہ علیک و کرامتہ (احمد و نسائی) تو اللہ کے انعام و احسان اور اس کے فضل و کرم کا اثر تم پر نظر آتا چاہیے۔ پھر اپنا لباس تو مجبور آدمی پہنتا ہے۔ تو اچھا لباس پہنا کرو۔ بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے کہل ما شست والبس ما شست ما اخطاتک اثنتان سرف و مخبلة جو جی چاہے کھانا اور پہنون جب سک کہ دو چیزیں نہ ہوں یعنی اسراف اور تکبیر۔ یہ دونوں چیزیں مکروہ تحریکی میں داخل ہیں۔ کھانا پینا اور پہننا مباح ہے مگر ان دو شرائط کے ساتھ۔

شاہ عبد القادر محدث دہلوی اپنے ترجمہ قرآن میں اس مقام پر حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی مراوی ہے کہ دشمن نے تم سے جنت کے کپڑے اتروالیے پھر ہم نے تمہیں دنیا میں لباس کی تدبیر سکھائی کہ لباس اس طرح بنا کر پہنو۔ چنانچہ اب وہی لباس پہننا چاہیے جس میں پرہیز گاری ہو۔ مرد کے لیے اس دنیا میں ریشمی لباس حرام ہے البتہ جنت میں ولباسہم فیہا حریر (انج) ان کے لیے ریشمی لباس ہو گا۔ اسی طرح اس دنیا میں شراب حرام ہے مگر جنت میں شراب طہور نصیب ہو گی۔ اس طرح اس جہان میں مرد صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے اس کے علاوہ سوتا اور چاندی حرام ہے مگر جنت میں اسے سوئے اور چاندی کے زیورات پہننے جائیں گے۔

لباس کے متعلق بعض بھی احکام ہیں شاہ" مرد ریشمی لباس نہ پہنیں اور دامن دراز نہ کریں۔ مخفتوں سے بچی کپڑا لکھا کا مکروہ تحریکی ہے۔ شلوار، تینڈ، چلوں یا چادر ہو مرد کے لیے مخفی نگکے ہونے چاہیں وگرنہ نماز بھی مکروہ ہو گی۔ البتہ عورت کو اجازت ہے۔ صحیحین کی روایت میں ہے من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القيامة جو کوئی فخر کے طور پر اپنا کپڑا بچجے کرے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

حضور علیہ السلام نے عورت کو باریک کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت اماء کو باریک دوپٹہ پہنے ہوئے دیکھا جس سے چھن کر باریک نظر آرہے تھے، آپ تاراض ہو گئے اور فرمایا جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے چہرے اور ہاتھوں کے سوا جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا چاہیے۔ اور جوان عورت بلاوجہ چہروں بھی نہ کھولے تاہم

## مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کے چند مسائل

الشرع کے ایک گزشتہ شمارہ میں مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو درجیں مسائل کے حوالہ سے یورپی کونسل آف علماء کے فتاویٰ کی ایک رپورٹ شامل ہوئی تھی اس پر جامعہ فاروقیہ کراچی کے حضرت مولانا مفتی عبد الحمید ربانی نے درج ذیل تبصرہ کیا ہے۔ کوئی اور صاحب علم بھی اگر ان مسائل پر اعتماد خیال کرنا چاہیں تو یہ صفحات حاضر ہیں۔ (اوارة)

الاعتماد علیہ فی الصلاۃ انتہی، والاحتمالات النی ذکر السبکی بقولہ: "ولان الشاہد قد یشتبه علیہ اہلا اثر لہا شرعاً لاماکان وجودہا فی غیرہا من الشہادات" (ص ۳۸۷ ج ۲)

۲۔ یورپی ممالک میں موجود طریقہ ذبح (مشین ذبح) خلاف شرع اور موجب گناہ ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا ضروری ہے اور کونسل کی تجویز کے مطابق مسلمانوں کو اپنے اسلامی ذبیح خالے تعارف کروانے چاہیں اور مشین ذبیح کے روایج کو شرعی شرائط کے مطابق بنا کیں ورنہ ختم کر دیں۔ اور یورپ کے علاقوں کے رہنے والے مسلمان جو اس کے بدلتے پر قادر نہیں ان کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اس گوشت کا استعمال کرنا جائز ہو گا ان میں سے ایک بھی شرط نہ ہو تو ذبیح حرام ہو گا۔

۱۔ مشین کے ذریعے ذبح کرنے والا آدمی مسلمان یا اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) ہو۔ یعنی اپنے مذہب کا قائل ہو۔ آج کل کے عیسائی، یہودی اکثر دھرمی ہیں ایسے لوگ اہل کتاب میں سے شمار نہیں۔

۲۔ مشین کی چھری جانوروں کی گردن سکن پہنچانے کے وقت اس نے خالص اللہ کا نام بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہو۔

۳۔ یہ چھری جستہ جانوروں کی گردن پر بیک وقت پڑی ہے، وہ جانور متاز اور الگ ہوں، دوسرے جانور جن پر چھری بعد میں پڑی ہے، وہ مردار ہیں ان کا گوشت پسلے جانوروں کے گوشت کے ساتھ مخلوط نہ ہو گیا ہو۔

ہاتھی مرغیوں اور گائے کے گوشت کو جن وجوہ سے ناجائز قرار دیا گیا ہے اور بھیڑوں اور گائے کے بھیڑوں کے گوشت کو جائز قرار دیا گیا ہے، وہ وجود مذکور نہیں، اس لیے ہم اس جواب کے بارے میں کوئی قطعی رائے نہیں دے سکتے، جمل مذکورہ شرائط موجود ہوں اس گوشت کا استعمال جائز ہے ورنہ نہیں۔

۴۔ دو نمازوں کو ایک ہی وقت میں غذر کے باوجود پڑھنا بھی جائز نہیں۔ درختار میں ہے ولا جمع بین فرضین فی وقت بعد غذر سفر و مطر (ص ۳۸۸ ج ۱) ترجمہ: اور دو فرض نمازوں کو غذر کے باوجود خواہ سفر ہو یا بارش، ایک وقت میں جمع نہیں کیا جاسکتا۔ اور مذکورہ دلائل سے استدلال

یورپ میں علماء کونسل کا قیام بستہ خوش آئند بات ہے، اس سے مسلمانوں کے بہت سے پیش آمدہ مسائل حل ہوتے رہیں گے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس کے ارکان راجح فی العلم والتفکر ہوں۔ مسائل کے استنباط میں مخوذ رکھی جانے والی پانڈیوں سے آگاہ ہوں ورنہ فتنہ پھیلنے کا شدید خطرہ ہے، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

فلکہ مضمون میں درج مسائل کے بارے میں ہماری تحقیق کچھ یہ ہے

تلہفیت کا حکم: حکم لفظ بالاجماع باطل ہے، اس سے بچتے کے لیے ضروری ہے کہ جس مذہب پر فتویٰ دیا جا رہا ہے اس کی تمام شرائط پر عمل کیا جائے جو اس حکم کے لیے اس مذہب میں معتبر ہیں، فتویٰ ایک مذہب پر ہو اور ذیلی احکام دوسرے مذہب کے ہوں تو یہ جائز نہیں۔ اسی کا ہم تلفیت ہے اور یہ بالاجماع باطل ہے۔

### فتاویٰ کی تحقیق

۱۔ رمضان و عیدین کا چاند کسی بھی ملک میں رویت بھری سے شرعی طور پر ثابت ہو جائے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا لیکن اس رویت کو جس بات سے انہوں نے مشروط کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ فلکیاتی حلبات اس کی نظر نہ کرتے ہوں اور اگر کہیں حلبات فلکی رویت کی نظر کرتے ہوں اور کوئی رویت کی گواہی دے تو قبول نہیں کی جائے گی۔ تو ان کی یہ بات صحیح نہیں، البتہ یوں کہنا چاہیے کہ جب حلبات فلکی اس کی نظر کرتے ہوں تو گواہوں پر بھرپور جرح کی جائے، جرح کے بغیر ان کی گواہی قبول نہ کی جائے۔

قال فی الشامیة: مطلب ما قاله السبکی من الاعتماد على الحساب مردود: ثم قال في هذه الصفحة بعد السطور: وما قاله السبکی مردود، رد عليه جماعة من المتأخرین.....

ووجه ما قلناه ان الشارع لم یعتمد الحساب بل الغاء بالكلية بقوله: نحن امة امية لا نكتب ولا نحسب، شهر هكنا وهكنا، وقال ابن تقي العيد: "الحساب لا يجوز

الخصوصیات النبی ورد الشروع بھا معا لام یثبت دلیل علی نفی اشتراطها ولیم يصلھا علیہ السلام خارج الوقت ولا یلون الخطبة فیھا، فیثبت اشتراطها۔” (ابحر الرائق ج ۲ ص ۱۵۷)

۵۔ رفقائی اور خیراتی مکھموں کو زکوٰۃ کی رقم جمع کرنا جائز ہے، بشرطکہ وہ مستحقین میں تقسیم کرتے ہوں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط کو ملاحظہ رکھتے ہوں۔

= =

### ☆ بقیہ بچوں کے حقوق ☆

مشقت لینے اور امریکہ میں آئنے والے مفلس لوگوں سے کوڑیوں کے مول کام کرنے کے اصولی طور پر خلاف ہیں لیکن جو نی رات پڑتی ہے تو انسانی حقوق اور بچوں کے بھی علیحدہ اور غیر بھی لوگوں کے گھروں میں کپڑوں وغیرہ کی سپالی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ (روزنامہ نوازے وقت لاہور ۱۰ ستمبر ۱۹۹۶ء)

### بچوں کے دیگر حقوق اور مغرب

مغرب میں پچہ ابتداء سے ہی والدین کی بے توجی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جمال ہر مردو زن، بوانے فریڈ اور گرل فریڈ کے چکر میں ہو، جمال مائیں اپنے بچوں کی پرورش کو بارگران سمجھتی ہوں، جمال والدین اپنے بچوں کی تربیت سے پسلو تھی کرتے ہوں۔ جمال مائیں اپنی عیاشی کی خاطر، اپنے شیر خوار بچوں کو قتل کرنے سے گریز نہ کرتی ہوں۔

جمال بے حیائی کا طوفان بہا ہو اور خاندانی نظام تباہ و برباد ہو چکا ہو دہلی پنجے نیروں احساس محرومی کا شکار ہوں گے، وہ نفیتی مرضیں بنیں گے۔ وہ والدین کی شفتت و محبت کی کی کی تلقانی، بے راہ روی سے کریں گے۔ دہلی ۱۱۔ ۱۲ برس کی لڑکیاں مائیں بنیں گی۔

دہلی پنجے جرام پیش بنیں گے۔ یہ سب کچھ مغربی ممالک میں ہو رہا ہے۔ آپ ان سے کسی کار خیر کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ ظاہر ہے کہ گندم کے بیچ سے جو حاصل نہیں ہو سکتے۔

بچوں کی صحیح پرورش، ان کی اخلاقی تربیت، ان کی عفت و عصمت کی حفاظت اور بھروسہ ذہنیت اور احساس محرومی سے تحفظ، والدین کی شفتت و محبت اور انزواجی توجی، یہ سب بچوں کے انسانی حقوق ہیں جن کا تصور بھی یورپ اور امریکہ میں عتنا ہے ان پر عمل درآمد تو بڑی دور کی یات ہے۔

ہمیں بچوں کے حقوق کا درس دینے والے یہ ممالک اور ان کے ہم نہاد مسلمان ایجنت اپنے گربان میں جماٹنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ کاش کوئی طاتور مسلم گردد، ان ممالک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پچھتا کر

ع چہ درون خانہ کرداری کہ بروں خانہ آئی

صحیح نہیں۔

قرآنی نصوص میں امت سے حرج کو مدفوع کیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے شریعت بعض محرومین قفعیہ کو بھی مباح کر دیتی ہے لیکن اس حرج اور ضرورت سے کیا مراود ہے؟ تو فقہاء اس کی تعریف یوں کرتے ہیں

”ہی ان نظراء علی الانسان حالة من الخطر والمشقة الشديدة بحيث يخاف حدوث ضرر او ادنى بالنفس او بالعضو او بالعرض او بالعقل او بالمال وتوابعها ولا يمكن رفع ذلك الضرر الا بارتكاب فعل محرم او ترك واجب شرعاً او تأخيره عن وقته۔“

ترجمہ: ”ضرورت وہ ہے کہ انسان پر خطرے اور سخت مشقت کی لیکن حالت آجائے جس کی وجہ سے اس کو کوئی ضرر لاحق ہو یا جان یا کسی عضو یا عزت یا عقل یا مال وغیرہ میں سے کسی چیز کا خطرہ ہو اور اس ضرر کو درفع کرنے کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو کہ آدمی حرام کا مرکب ہو جائے یا واجب شرعی کو ترک کر دے یا اپنے وقت سے موخر کر دے۔“ اور یہ صحیح یہاں موجود نہیں اس لیے اس بنا پر صحیح میں الصواتین نہیں کی جاسکتی۔

اور صحیح مسلم میں ابن عباس سے جو حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف یا پارش کے ظمرو عصر اور مغرب اور عشا کو جمع کر کے پڑھا اور اس حدیث کے پارے میں المام ترمذی فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں صرف دو احادیث لیکن ہیں، جن پر امت میں سے کسی کا عمل نہیں۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے اس لیے اس سے استدلال صحیح نہیں۔ لام شافعی ضرورت کے وقت جمع میں الصواتین کو جائز سمجھتے ہیں لیکن وہ ضرورت بھی یہاں مختص نہیں۔

خبرنا ابوالعباس المحبوبی، انا ابو عیسیٰ الترمذی قال: جمیع ما فی هنا الکتاب من الحدیث هو معمول به، و به اخذ بعض اهل العلم ما خلا حديثین، حديث ابن عباس ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الظهر والغصر بالمدينة والمغرب والعشاء من غير خوف ولا سفر لا مطر وحديث النبي صلی اللہ علیہ وسلم انه قال اذا شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلهم۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۲۳۳، کتاب العلل) ۳۔ نماز جمع کا وقت زوال سے لے کر عمر نکل ہے اور زوال سے پلے اور عمر کے وقت اس کا ادا کرنا صحیح نہیں۔

ضرورت کے وقت کسی دوسرے نہ سب پر عمل کیا جاسکتا ہے لیکن اس وقت جب ضرورت کے معنی اور شرائط مختص ہو جائیں۔

۴۔ (قولہ و وقت الظہر) ای شرط صحبتہا ان تزوی فی وقت الظہر فلا نصح قبلہ ولا بعدہ لان شرعیۃ الجمعة مقام الظہر علی خلاف القياس، لانہ سقوط اربع برکعنین، فتراعی

## بچوں کے حقوق اور مغرب کا طرز عمل

طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ شنا۔

۱۔ مال کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بچے کو دو برس تک دودھ پلانے خواہ اس کا نکاح پانی ہو یا وہ معتمد ہو یا عدت گزار بچی ہو سب پر اپر ہیں۔

۲۔ مدت رضاعت میں والد کے لیے بچے کی مال کو نفقة و نی ضروری ہے خواہ اس کے نکاح میں ہو یا نہ ہو۔

۳۔ بچے کی وجہ سے مال، باپ ایک دوسرے کو تک اور بلکہ میل نہ کریں۔ باپ کے لیے، مال سے بچہ چیننا اور کسی دوسرا عورت سے دودھ پلانا اور نفقة میں کی کرنا اور مال کا بچہ کو دودھ پلانے سے انکار کرنا دونوں صورتیں قابلِ نہ موت ہیں۔

۴۔ اگر باپ مر جائے تو بچے کے ورثاء پر لازم ہے کہ وہ دودھ پلانے کی مدت میں اس کی مال کے ہاں و نفقة کا خرچ اٹھائیں۔

(حاشیہ علامہ شبیر احمد عثمانی۔ البقرہ ۲۳۳)

۵۔ چھوٹے بچے کی پروردش، مدت رضاعت ختم ہونے کے بعد بھی مال کا استحقاق ہے کیونکہ بچے کی جو تربیت مل کر علی ہے باپ نہیں کر سکتا۔ مال کا یہ استحقاق اس وقت تک ہے جب تک

(۱) وہ دوسری شادی نہ کر لے

(۲) وہ خداخواست مرتد نہ ہو جائے

(۳) وہ بدکاری کا ارتکاب نہ کرے

اور مذکورہ امور میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر اس کا استحقاق ختم ہو جائے گا۔

### بچے کے نسب کی حفاظت

اسلام میں بچے کے نسب کی حفاظت کے لیے متعدد احکام دیے گئے ہیں۔ شنا۔

۱۔ باپ کسی معقول وجہ کے بغیر بچے کی اپنی طرف نسبت سے انکار نہیں کر سکتے۔

۲۔ اگر کسی عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کے لیے عدت مقرر کر دیتا کہ اگر اس کو حمل ہو تو ظاہر ہو جائے اور بچے کا نسب مخلوق نہ ہو۔

۳۔ ہر بچے کو اپنے باپ یا قبیلہ کی طرف نسبت کا حق ہے جس سے انکار یا اعراض ممکن نہیں ہے۔ اس کو اپنے نسب کے انکار سے روکا نہیں جا سکتے۔

اسلام دین فطرت ہے جو کہ تمام شعبہ ہائے زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔ وہ صرف صحیح عقائد اور عبادات پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ہر گوشہ حیات کے متعلق مکمل ہدایات دلتا ہے۔ سیاسی امور ہوں یا معاشرتی سائل، اقتصادی پہلو ہوں یا اخلاقیات، کوئی گوشہ نامکمل نہیں ہے۔ آج کل چونکہ انسانی حقوق کا شور برپا ہے اس لیے اس اصطلاح میں ہم کہیں گے کہ اسلام میں مزدوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں، مزدوروں وغیرہم میں سے ہر ایک کے حقوق کا جدا چاہیں کیا گیا ہے اور یہ تھیں کرنے میں سبقت لے جانے کا شرف بھی اسلام ہی کو حاصل ہے اور ہم بلا خوف تردید یہ کہیں گے کہ مذکورہ طبقات کو جتنے انسانی حقوق اسلام نے دیے ہیں، پوری دنیا میں کوئی اور نکلام اس کی مثل پیش نہیں کر سکتا۔

رائق الحروف مذکورہ طبقات میں سے ہر ایک کے حقوق پر قرآن و حدیث کی روشنی میں جدا چاہا مستقل مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ واللہ الموفق والمعین اس سلسلہ کی ابتداء کرتے ہوئے سرودست بچوں کے حقوق پر مختصر اور جامع بحث پیش گدمت ہے۔

### جسیں ہونے کی حالت میں بچے کی حفاظت

اسلام میں بچے کی حفاظت کا اس کی پیدائش کے بعد نہیں بلکہ جنین ہونے کی حالت میں بھی انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ چند ہاگزیر صورتوں کے علاوہ خاندانی منصوبہ بندی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ عموماً وسائل کی قلت خاندانی منصوبہ بندی کی بنیاد قرار دی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے صاف منع کر دیا لا نقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقہم وایاکم ان قتلہم خطباً کبیراً (بنی اسرائیل ۱۷: ۳۱)

اور اپنی اولاد کو مغلی کے خوف سے نہ مار ڈالو ہم ہی اپنیں رُنُق دیتے ہیں اور جسمیں بھی، ان کا مار ڈالنا بروی غلطی ہے۔ اسی طرح الانعام ۱۳۱ میں اسے بیدا نقصان اور خسارہ قرار دیا گیا ہے۔

صرف اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اگر کوئی مال پر تشود کرتا ہے جس کے نتیجہ میں حمل ساقط ہو جاتا ہے تو تشود کرنے والے پر تکوان مقرر کیا گیا ہے۔ اور اگر مال بھی ساقطہ مر جاتی ہے تو اس پر دست بھی لازم آئے گی۔

(صحیح بخاری)

### بچہ کی کفالت

قرآن و حدیث میں بچہ کی کفالت کے سلسلہ میں متعدد اہم امور کی

## بیتیم پچھے کی کفالت

(۲) جو آدمی کسی بیتیم کے سر پر (از راہ شفت) باختہ پھیرتا ہے اس کے باختہ کے پیچے جتنے بار آئیں گے اس کو ہر بار کے بدله ایک نیکی ملے گی۔  
(مسند احمد و ترمذی)

(۳) جس نے کسی بیتیم کے خورد و نوش کا انتظام کیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی سوائے اس کے کہ وہ کوئی ناقابل معافی گناہ کر لے۔ (شرح السنہ)

## بیتیم بچھوں کی کفالت

معاشرہ میں بچھوں کی تعلیم و تربیت خاص اہمیت کی حامل ہے اور پھر بیتیم پچھاں؟ ان کی کفالت و تربیت کی اہمیت کا کیا کہنا! قرآن مجید میں ان کی بابت حسب ذیل احکام نہ کوئی ہیں۔

۱۔ عمد نبوت میں یہ معمول تھا کہ بیتیم لڑکی جو اپنے ولی کی تربیت میں ہوتی تھیں اور وہ اپنے ولی کے مال اور بانغ میں بوجے قربات بانہی شریک ہوتی تو اب دو صورتیں پیش آتی تھیں۔

(الف) کبھی یہ ہوتا کہ ولی کو اس کا جمال اور مال دونوں مرغوب ہوتے تو وہ ولی اس سے تھوڑے سے سرپر نکاح کر لیتا تھا کیونکہ کوئی دوسرا شخص اس لڑکی حق مانگنے والا نہ ہوتا تھا۔

(ب) کبھی یہ ہوتا کہ بیتیم لڑکی کی صورت تو مرغوب نہ ہوتی مگر وہی یہ خیال کرتا کہ دوسرے سے نکاح کر دوں گا تو لڑکی کا مال میرے قبضہ سے نکلے گا اور میرے مال میں دوسرا شریک ہو جائے گا۔ اس مصلحت سے نکاح تو کر لیتا مگر منکود سے کچھ رغبت نہ رکھتا تھا۔

ان دونوں خرایوں کے ازالہ کے لیے یہ حکم نازل ہوا کہ اگر تم کو اس بات کا ذر ہے کہ تم بیتیم لڑکوں کی بابت انصاف نہ کر سکو گے اور ان کے حق مراور ان کے ساتھ حق معاشرت میں تم سے کوئی ہو گئی تو تم ان سے نکاح مت کرو اور ان کے علاوہ جو عورتیں تم کو مرغوب ہوں ان سے نکاح کر لو ایک سے چار تک اجازت ہے اس سے بیتیم لڑکوں کو بھی نقصان نہیں پہنچے گا اور تم بھی کسی خرابی اور گناہ میں نہیں پڑو گے۔ ( النساء ۳۴)

۲۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ دور جاہلیت میں نابالغ لڑکوں کے علاوہ عورتوں کو بالکل حصہ نہیں ملتا تھا خواہ وہ بانغ ہوں یا نابالغ، بیتیم ہوں یا نہ ہوں۔ اسلام نے آکر اس رسم بد کو توڑا اور بچھوں اور بچھوں کے حقوق کا تحسین کیا اور انہیں تحفظ فرماہم کیا۔ عورتوں کو وراثت سے حق ملنے کا ذکر النساء آیت ۷ میں ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے ارشادات، اس بارے میں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جس نے دو لڑکوں کی پورش کی حتی کہ وہ جوان ہو گئیں میں اور وہ قیامت والے دن اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی انکھیوں کو ملا دیا۔ (صحیح مسلم)

بیتیم بچھوں کی کفالت ایک اہم مسئلہ ہے جس میں معاشرہ، عموماً افراد و تقریط کا شکار رہتا ہے۔ بیتیم بچھوں کی پورش اس کی جائیداد، بھیانے کے لیے کی جاتی ہے اور جہاں ملی مخالفات نہ ہوں ان کی سرپرستی سے اعراض کیا جاتا ہے، قرآن مجید نے اس روحانی کی خاصی حوصلہ بخشنی کی ہے۔ چنانچہ ارشاد یاری تعالیٰ ہے۔

۱۔ بیتیم پچھے جب بالغ ہو جائے تو ان کے ولی اور سرپرست کو یہ حکم ہے کہ ان کا مال، ان کے پردہ کر دے۔

۲۔ زمانہ تولیت میں بچھوں کی کسی اچھی چیز کو لے کر اس کے معاوضہ میں بری اور گھیا چیز ان کے مال میں شامل نہ کرے۔

۳۔ ان کے مال کو اپنے مال سے ملا کرنے کھائے مثلاً ولی کو اجازت ہے کہ اپنا اور بیتیم کا کھانا مشترک رکھے مگر یہ ضروری ہے کہ بیتیم کا نقصان نہ ہونے پائے، یہ نہ ہو کہ اس شرکت کے بدلے سے بیتیم کا مال کھا جائے اور اپنا نفع کر لے کیونکہ بیتیم کا مال کھانا گناہ ہے۔

۴۔ ناسیجہ لڑکوں کو سلامان تجارت نہ دو بلکہ اس کی پوری حفاظت رکھو اور اندریشہ ہلاکت سے بچاؤ اور جب تک ان کو نفع نقصان کا ہوش نہ آئے اس وقت تک ان کو اس مال میں سے کھلاوہ پلاوہ اور تسلی دیتے رہو کہ یہ سب مال تھارا ہی ہے، ہم تو تھماری خیر خواہی کرتے ہیں جب سمجھدار ہو جاؤ گے، تم کو ہی وے دیں گے اور بلوغ کے بعد بھی جب تک مال کی حفاظت اور اپنے نفع نقصان کی سمجھ کا سیلیق نہ آئے، مال ان کے حوالے نہ کرنا چاہیے۔

۵۔ سرپرست اگر دولت مند ہے تو اس کے لیے بیتیم کے مال سے کچھ لینا جائز نہیں ہے اور اگر حکومت ہے تو اپنی خدمت کے موافق لے سکتا ہے۔

۶۔ بیتیم کے مال کو اس کے بڑے ہوئے کے خوف کی وجہ سے جلد خرچ کرنا درست نہیں ہے۔

۷۔ قبل از اسلام بیتیم بچھوں کو وراثت سے حصہ نہیں ملتا تھا۔ قرآن مجید میں بیتیم بچھوں کو وراثت دینے کی خصوصی تلقین کی گئی ہے۔

۸۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو وعید دی ہے کہ ہو لوگ بچھوں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں اٹک بھر رہے ہیں یعنی اس ناحق مال کھانے کا انعام دوزخ ہے۔ (فلاصہ تفسیر عثمانی النساء ۲۵، ۱۰)

اسی طرح محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات گرائی حسب ذیل ہیں

(۱) میں اور بیتیم کی پورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ (صحیح غاری)

۶۔ والد کا اپنی اولاد کے لئے، اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہے۔ (جامع ترمذی)

۷۔ والدین نہ صرف بچوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں بلکہ انہیں جھوٹ سکھاتے بھی ہیں کہ جاؤ باہر ایک آدمی کھڑا ہے اسے کہ دو ابو گھر میں نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے سامنے ایک عورت نے اپنے بچے کو بلایا کہ آمیں ایک چیز دوں گی۔ آپ نے دریافت کیا تو کیا دن چاہتی ہے اس نے کہا کہ کبھوڑ دن چاہتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اما انکے لوم تعلمه کتبت علیک کہنا کہ اگر تو اسے نہ دی تو تیرا جھوٹ لکھا جائے۔

۸۔ ستم بچوں کی کفارات، تعلیم و تربیت اسلامی حکومت کے ذمہ ہو گی جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ کے طرز عمل سے واضح ہے کہ آپ نے ایک عورت کو محض وظیفہ کی خاطر اپنے بچے کا دودھ چھڑانے سے منع کر دیا اور آئندہ سے بچہ کی پیدائش سے ہی اس کا روزنہ مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا۔ ۹۔ تعلیم و تربیت کے علاوہ دیگر معاشرتی حقوق بھی ان کے حالات کے متناسب بچوں کو حاصل ہوں گے مثلاً یہاں ہونے پر علاج کا حق لاائی میں قتل و غارت سے محفوظ رہنے کا حق، حفظ چان و مال کا حق، آزادی لفڑ و حرکت کا حق وغیرہ وغیرہ۔

### چائلڈز لیبر کا مسئلہ

اس وقت بچوں سے جری مخت و مشقت کرنا، ایک عالی مسئلہ ہے چکا ہے۔ یورپ و امریکہ، دنیا کو یہ تاثر دینے میں کامیاب رہے ہیں کہ ان کے ہاں بچوں سے جری مشقت نہیں کرائی جاتی اور یہ ممالک، انسانی حقوق کے علیحدوار بننے ہوئے دنیا کے ترقی پر ممالک پر رعب جمارہ ہے ہیں۔ حتیٰ کہ پاکستان ایسے ممالک کی لہدا بھی انسانی حقوق سے مشروط کی جا رہی ہے۔ امریکہ و یورپ اس پر نازل ہیں کہ انسانی حقوق پر سب سے پہلے آواز اٹھانے کا شرف ہمیں حاصل ہے لیکن انہیں اسلام کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہے کہ

کھلائیں کر ابھرے ہیں، میں و قر کھلائے ہیں  
ہم جن را ہوں سے گزرے ہیں، نقش قدم چھوڑ آئے ہیں  
چائلڈ لیبر کی ممانعت کا قانون ہنا کہ فخر کرنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام، اس بارے میں چودہ سو سال پہلے ہی بدیلیات جاری کر چکا ہے۔

ابو سہیل بن مالک بن ابیہ انه سمع عثمان بن عفان يقول فی خطبته حین ولی ولا تکلفوا الصبیان الکسب فانه متى کلفتموهم الکسب سرقوا ولا تکلفوا الامة غير ذات الصنعة الکسب فانکم متى کلفتموها ذلك كسبت بفرجهها وعفوا اذا عفكم الله وعليکم من المطاعم لما طاب منها اخرجه الموطا (جامع الاصول ج ۱۰ ص ۵۸۹)

۲۔ جس نے تم بچوں کی یا تم بہنوں کی پرورش کی پس ان کو ادب سکھایا اور ان پر شفقت کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تربیت سے مستثنی کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس دو لڑکیاں ہوں تو پھر؟ آپؑ نے فرمایا دو کی پرورش پر بھی اسی طرح ثواب ملے گا۔ روایت کہتا ہے کہ اگر صحابہؓ ایک بچی کی پرورش پر جنت ملنے کا دریافت کرتے تو آپؑ مثبت جواب دیتے۔ (شرح السنن)

۳۔ وہ شخص جس کی کوئی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور سے تحریر شے کجھے اور لڑکے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے۔ (منہ البی واؤن)

۴۔ وہ عورت جس نے اولاد کی پرورش کی خاطر دوسرا شادی نہیں کی اور محنت مزدوری کی وجہ سے اس کا رنگ بھی ماند پر گیا ہے وہ اور میں قیامت والے دن اس طرح ہوں گے۔ یہیں بن زریح روایت نے یہ حدیث سن کر انگشت شہادت اور درسیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ (منہ البی واؤن)

### بچوں کی تعلیم و تربیت

بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں گزشتہ حوالہ جات سے بھی اشارات سمجھے آتے ہیں۔ مزید برآں چند نصوص حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ارشاد پاری تعالیٰ ہے یا یہاں النین امنوا قوا انفسکم واہلیکم ناراً "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے الہ و عیال کو دونزخ کی آگ سے بچاؤ۔" اور یہ بات ظاہر ہے کہ انسان اپنی بیوی بچوں کو ان کی تعلیم و تربیت کر کے ہی دونزخ کی آگ سے بچا سکتا ہے۔

۲۔ تعلیم و تربیت کے آداب میں سے ایک اہم ادب یہ ہے کہ زیر تربیت افراد سے جو کچ رہی، سستی، کمزوری سرزد ہو اس سے اعراض کیا جائے اور حکمت عملی سے کام لیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں سورہ التغییب آیت ۱۳ میں الہ و عیال سے خبردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وہ اتنا تمہاری گمراہی کا سبب نہ بن جائیں اور ساتھ ساتھ انہیں معاف کرنے، تحلیل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور بعض دیگر انبیاء کرام کی اپنی اولاد کے لیے دعائیں ذکر کی گئی ہیں۔ جن سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ والدین کو اپنی اولاد کے لیے اسانتہ کرام کو اپنے خلائق کے لیے خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں کوئنکہ یہ قبولت کا زیادہ استحقاق رسمتی ہیں۔

۴۔ قرآن مجید میں حضرت لقمان کی اپنی صاحبزادہ کو سیمیں نقل کی گئی ہیں اس سے بھی اولاد کی تربیت خصوصاً دینی تربیت کی اہمیت اور قدر و منزلت واضح ہوتی ہے۔

۵۔ آدمی کا اپنے بچہ کی تربیت کرنا اللہ کے راست میں ایک صلح صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (جامع ترمذی)

"اب ہم کپڑے پینے کے کاروبار میں بچوں سے مشقت لینے اور مغلس ضرورت مندوں سے کوڑیوں کے مول محنت کرنے کے رہنمائی کی طرف آتے ہیں جس کا ذکر اس سے قبل کیا جا چکا ہے۔ ڈیل جو ز لکھتا ہے کہ امریکہ میں اس لا قانونیت کا ختم کرونا تقریباً "ناممکن و کھلائی رہتا ہے۔ کپڑے سلانے کے ٹھیکیدار، امریکہ کے بڑے شرکوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں کارتوں کو ان کے گھروں میں کام پہنچا دیتے ہیں۔ یہ کارکن اکثر دیشتر ایشیائی ممالک سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہت سے سولہ سال سے کم عمر کے بچے ہوتے ہیں اور اگرچہ کسی مزدور کو سوا چار ڈالر فی میٹھد سے کم اجرت دنا خلاف قانون ہے۔ یہ ضرور تہذیب اس نرخ سے کم معاوضے پر کام کرتے ہیں۔ امریکہ کے ملکہ لیر کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں قانون کا لاگو کرنا تقریباً "ناممکن ہے کیونکہ گھروں میں سالانی کرنے والے وسیع علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ ان ٹھیکیداروں کے لئے کام کرتے ہیں جو انہیں گھر پر کئے ہوئے کپڑوں کے حصے پہنچا دیتے ہیں۔ یہ ٹھیکیدار، اوقات کار کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھتے اور ہر سلے ہوئے کپڑے کے لیے نقد ادائیگی کرتے ہیں، مضمون ٹکار کے مطابق ایک بلا ذریعہ یعنی عورتوں کی جیکٹ کے لیے سوا ڈالر اور پورے لباس کے لیے آٹھ ڈالر دیتے ہیں جبکہ قانونی اجرت چار ڈالر فی میٹھد سے زیادہ ہے، ڈیل جو ز لکھتا ہے (یا لکھتی ہے) کہ کوئی نہیں جانتا کہ گھروں میں سالانی کرنے والے کارکن کتنے ہیں، ایک ریاست ٹکاس کے دو شرکوں ڈیلاس اور فورٹ ورٹھ کے دو شرکوں میں جن کی آبادی دس لاکھ اور پانچ لاکھ کے لگ بھگ ہے، ایسے کام کرنے والوں کی تعداد کا اندازہ ہیں ہزار سے اسی ہزار تک لگایا گیا ہے، اس کے علاوہ ریاست کیلی فورینیا میں بھی یہ کاروبار نوروں پر ہے جہاں قانون کے فناز کی کوئی امید نہیں۔ جن گھروں میں یہ کام ہوتا ہے۔ وہاں لکھنخانے پر شلاہی کوئی دروازہ کھوتا ہے کوئی شکایت نہیں کرتا کیونکہ ضروریات کے لیے خاصی رقم مل جاتی ہے، برس ہاروڑ، ملکہ کا الہکار کہتا ہے کہ پانچ سال کے بچے بھی اس محنت میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ کاروبار کرنے والے ٹھیکیدار کئی واجبات، بکلی کی قیمت اور فیکری کے کرائے سے بچ جاتے ہیں، سالانی کی صنعتی مشینیں جن کی قیمت دو سے تین ہزار ڈالر تک ہوتی ہیں، ان مشینوں کی قیمت مزدور خود لو اکرتے ہیں۔

اس قانون کے خلاف کام کی وجہ سے یہ ایس اے میں بنے ہوئے، سلے سلانے کپڑے غریب ترین ممالک کے بنائے ہوئے مال کا قیتوں کے لحاظ سے مقابلہ کرتے ہیں لیکن جو امریکی صنعتکار، باقاعدہ طور پر اپنی فیکریوں میں قانون کے مطابق یہ کام کرتے ہیں وہ خارے میں جا کر کام بند کر دیتے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ایک کارخانے دار بیکی سلر کہتی ہے کہ اس فیکری میں باقاعدہ کاری گر تھی تھے، اب ایک رہ گیا ہے۔ جیکی کا خال ہے کہ جب بات ہوتی ہے تو امریکہ کے ٹھیکیدار کرتے ہیں کہ وہ بچوں سے (باقیر صفحہ پر)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان نے جبکہ آپ خلیفہ ہنانے گئے، لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لور تم بچوں کو مکملی کرنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اگر تم امیں مکملی پر مجبور کرو گے تو وہ چوری کرنے لگیں گے اور تم غیرہ سرمند لوگوں کو مکملی کرنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو وہ بدکاری کے ذریعہ مکملی کریں گی اور تم پاکدامنی اختیار کرو جب اللہ تمہیں پاکیزہ رکھے اور جو کھانے تمہیں پسند ہوں کھلایا کرو۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ اسلامی تعلیمات کے باوجود اکثر اسلامی ممالک میں بھی یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکا، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اکثر مسلمان حکمران اسلامی تعلیمات پر یقین کامل نہیں رکھتے اور اگر تھوڑا بہت یقین ہے بھی سی تو اسلام کے فناز کے لیے امریکہ وغیرہ سامراجی طاقتیوں کی اجازت کے مختار رہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ سامراجی طاقتیں، اسلامی ممالک میں اسلام کا بول بالا کب برداشت کر سکتی ہیں۔ افسوس صد افسوس ک کل اپنے عروج پر تمی حریت اس کو آج اپنے زوال پر ندامت بھی نہیں اور آج اقوام متحده ہمیں بچوں کے حقوق کا درس دے رہی ہے، یہ مقام عبرت ہے

غیروں سے سدا مانگتا پھرتا ہے اجائے جو اپنے سویروں کی حفاظت نہیں کرتا بچوں کے حقوق اور مغرب

تنہیب نو کے بعد میں انسانیت کے ساتھ انساں نے کیا سلوک کیا، دیکھتے چلیں ہم مذکورہ عنوان کے تحت دو طرح کی بحث کریں گے۔ اول یہ کہ آیا امریکہ دیورپ میں بچوں کے حقوق پالاں ہو رہے ہیں یا نہیں؟ اس مسئلہ میں ہم پروفیسر اشراق علی خان کے مضمون کا ایک طویل اقتباس، بلا تسری نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ دوم یہ کہ کیا بچوں کا صرف ایک ہی حق ہے کہ انہیں جری مشفت سے بچایا جائے یا ان کے اور حقوق بھی ہیں؟ اگر ان کے دیگر حقوق ہیں اور یقیناً ہیں تو مغرب اس ضمن میں کیا کر رہا ہے؟

بچوں کی مشقت، امریکہ اپنے گرباں میں جھانکے اس عنوان کے تحت محترم پروفیسر اشراق علی خان، اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ امریکہ کے ایک کثیر الاشاعت روزنامے یہ ایس اے نوڑے کے ۵ جون ۱۹۹۶ء کے شمارے میں صفحہ دس بی (B-10) پر ایک مضمون چھپا ہے جس کے عنوان کا ترجیح ہے۔ مضمون ٹکار کا نام ڈیل جو ز ہے، اس مضمون کی تحقیص ہم پروفیسر اشراق علی خان کے قلم سے بعینہ نقل کرتے ہیں

## جسم انسانی۔ قدرت کا ایک عظیم شاہکار

صرف نیلوں پر ختم نہیں ہوتی۔ خود نیلوں کے اندر پورا نظام حیات ہے جسے مچھلے کئی سالوں میں ماہرین حیات نے دریافت کیا ہے اور جنیات (Genetics) کی ایک پوری نئی سائنس ابھر کر سامنے آئی ہے۔

‘دوا، پر دوا، پر نتا اور مال باب کے بھی جین (Genes) پچے میں خل ہوتے ہیں تو وہ کلا یا گورا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں بھوری، سیاہ یا نیلی ہوتی ہیں اور اس کے بال کالے، بھورے یا سمری ہوتے ہیں۔ یہ اڑات پچے تک اس کی کئی پشوں کے جین لاتے ہیں۔ ساری خصوصیات ان ہزارہا جین کے اندر پنساں ہوتی ہیں جو ایک خلیہ اپنے اندر چھپائے ہوتا ہے۔ جین (Genes) اصل میں ایک عجیب و غریب کیمیائی سالے (Molecule) سے ترتیب پاتے ہیں۔ جو کچھ اس مخل کے لئے سالے ہوتے ہیں جیسے دو کچوے ایک دوسرے میں تلی کے دھاگے کی طرح پڑ گئے ہوں۔ ہر جانور، انسان یا پودے کی تمام ممکنات اس دھاگے کے اندر سوئی ہوتی ہے۔ اس کیمیائی سالے کو ڈی این اے (DNA) کے ہم سے موسم کیا جاتا ہے جس کو زندگی کا دھاگا کہنا نامموزوں نہ ہوگا۔ اس کے کھربوں یوٹ ایک نیلے میں موجود ہوتے ہیں۔

DNA نہ صرف نسل اور جیسیات کی کنجی ہے بلکہ کسی وہ وقت ہے جو نیلے کے تمام افعال کو کنٹرول کرتی ہے۔ ہر فرد کی پوری زندگی کا لامگی عمل پسلے ہی سے ڈی این اے (DNA) کی نیپ میں ریکارڈ ہوتا ہے جس کی تفصیلات اگر تحریر میں لائی جائیں تو ہر سائز کے ایک لاکھ صفحات میں سائیں۔ جس کو دیکھنے کے لیے ایک چھوٹی خوروبیں کام نہیں کر سکتی، اس میں معلومات اور ہدایات کا اتنا عظیم ذخیرہ محفوظ کر دیا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا وہ عظیم کرشمہ ہے جس کے علم کے بعد اس کی نقش میں آج سائنس و ان ماہس کے برابر ایک کپیورٹر تیار کر رہے ہیں جس میں کوڑوں کتابوں کا مضمون ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

جسم انسانی کے تمام عباریات کا بیان تو بت مشکل ہے۔ چند جریان کن حقائق درج ذیل ہیں۔

آپ کو یہ جان کر تعجب ہو گا کہ انسانی دماغ میں ۱۵ سے ۲۰ ارب نک نوران (Neurons) ہوتے ہیں۔ نوران انسانی اعصابی نظام کے نیلوں کو کہا جاتا ہے۔ یہ نیلے ہمدرد وقت اپنا کام کرتے ہیں حتیٰ کہ نیند کے دوران بھی ان کا کام جاری رہتا ہے۔ ساری دنیا کا میلی فون نظام بھی اس کے برابر کام نہیں کر سکتے لیکن سائنس و ان ابھی تک کسی حقیقت بات تک

آپ نے شاید دنیا میں کوئی الگی عمارت نہیں دیکھی ہو گی جو ایک کروڑ ارب اینٹوں سے مل کر بنی ہو۔ لیکن میں آپ سے آج الگی عمارت کا تعارف کرنا چاہتا ہوں جو ایک کروڑ ارب اکائیوں یعنی نیلوں (Cells) سے مل کر بنی ہے۔ اور وہ ہے حضرت انسان کا جسم اور وہ زندہ عمارت جس میں روح انسانی بسیرا کیے ہوئے ہے۔

حقیقت روح کا علم ابھی تک نہ تو سائنس دانوں اور ماہرین حیاتیات کو ہو سکا اور نہ ہی دین اسلام نے اس کی زیادہ تفصیل جائی ہے۔ لیکن جسم انسانی کے بارے میں جدید سائنس کی بدولت کافی معلومات حاصل ہوئی ہیں جو کہ ہمارے ایمان و تلقین میں یقینی اضافہ کا سبب ہوں گی۔

جسم انسانی چھوٹے چھوٹے خلیات سے مل کر ہتا ہے۔ ایک اوسط قد و قام کے انسان جسم میں ان خلیات کی تعداد ایک کروڑ ارب کے قریب ہے۔ یہ تمام اربوں کھربوں نیلے ایک ہی نیلے سے بنتے ہیں۔ کھربوں نیلے روزانہ ختم ہوتے ہیں اور دوسرے نیلے اسی وقت ان کی جگہ لیتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ہر سینکڑ میں خون کے دس لاکھ سے زیادہ خلیات ختم ہو جاتے ہیں اور اسی تعداد میں خلیات (Cells) جنم لیتے ہیں۔ جسم انسانی میں بے شمار انواع و اقسام کے ان کھربوں نیلوں کا آپس میں اتنا اشتراک عمل ہے کہ ہر ایک اپنا کام بڑی ذمہ داری اور صحت کے ساتھ لاوا کرتا ہے۔ ہر خلیہ اپنے فرض منجی کو جاتا ہے کہ کس طرح اسے سارے بدن کی بہتری اور اچھائی کے لیے اپنے حصے کا کام کرتا ہے۔

یہ انسانی نیلے ایک فیصل بند شرکی طرح ہیں اور مختلف اشیاء کے پیدا کرنے کے لیے مختلف فیکٹریاں گلی ہوتی ہیں۔ سل کی تباہی کی ضروریات پورا کرنے کے لیے بھلی گھروں کی طرح جزیئر کام کرتے ہیں۔ اس کی فیکٹری میں پروٹین (Proteins) تیار ہوتے ہیں۔ اس تیار شدہ سلامن یعنی کیمیائی اجزاء کو جسم کے مختلف حصوں میں پہنچانے کے لیے ایک مواصالتی نظام بھی ہے۔ خطرہ یا کسی ہمروں مداخلات (Infections) کے سد باب کے لیے دفاعی اندامات اور احکام صادر ہوتے ہیں۔ نیلے مختلف مخل، جسمات اور مختلف خصوصیات کے حال ہوتے ہیں۔ ان میں بازک نیلے بھی ہیں جن کی جسمات میں بیز کے ۱۰ لاکھ دین حصے کے برابر ہے۔ ماہرین حیاتیات کی پسلے تحقیقیں یہ تھی کہ سات سال میں پسلے نیلے ختم ہو کر دوسرے نیلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ہر گیارہ میسینے بعد کھربوں نیلوں پر مشتمل یہ پورے کا پورا نظام بدلتا ہے۔ یہ بات

معرفت حاصل ہوگی جو کہ تمام انسانوں کی زندگی کا مقصد تھیت ہے، ب Matlab آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (القرآن)

کافر کی یہ پچان کہ آفاقت میں کم ہے  
موس کی یہ پچان کہ کم اس میں ہیں آفاقت

### اقوام متحده کی ایک رپورٹ —

اقوام متحده (R.A.E) دنیا میں دولت کی غیر منصفانہ تقسیم پائی جاتی ہے۔ روایت برس کے لئے اقوام متحده کی ہیومن ڈیوبلیمینٹ رپورٹ میں اکشاف ہوا ہے کہ آبادی کا پانچواں حصہ ان ممالک میں آباد ہے جو دنیا کی مجموعی پیداوار کا ۸۲ فیصد حاصل کر رہے ہیں اور سب سے زیادہ آمنی والے ہیں۔ ان ممالک میں ۲۸ فیصد براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری ہے اور وہ دنیا کی نیلی فون لائنوں کے ۳۰ فیصد پر کنٹرول رکھتے ہیں۔ آبادی کا سب سے نچلا پانچواں حصہ غریب ملکوں میں ہے جہاں قوی پیداوار ایک فیصد ہے۔ رپورٹ کے مطابق دنیا کی دو سو امیر ترین خصیات نے ۱۹۹۸ء سے ۱۹۹۷ء کے دوران اپنی آمدنی دو گنی کر لی ہو ایک ڈبلین ڈالر ہے۔ امیر صفتی ممالک کو دنیا کے تمام رجسٹریٹ پیٹنٹ کا ۷۰ فیصد حاصل ہے۔ دنیا کی امیر ترین اور غریب ترین آبادی کے درمیان آمدنی کی تفریق کا نتیجہ ۱۹۹۰ء میں ایک اور تیس کا تھا جو ۱۹۹۷ء میں بڑھ کر ایک اور ۲۷ کا ہو گیا ہے۔ تیزابی کو قرضوں کا جو سود ادا کرتا ہے وہ ملک میں پر اسری بیٹھی پر خرچ ہونے والی رقم سے نو گنا زائد ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۱۳۰ سے ۱۳۵ ملین افراد قانونی طور پر اپنے ملکوں سے باہر تھیں۔ صرف پانچ ممالک میں خواتین کو پارلیمنٹ میں تیس فیصد سے زائد نشستیں حاصل ہیں۔ یہ ممالک ناروے، سویڈن، فن لینڈ، ڈنمارک اور ہالینڈ ہیں۔ تمام دیوب سائنس کے ۸۰ فیصد میں انگریزی زبان استعمال ہوتی ہے۔ اگرچہ عالی سطح پر ہر دوں میں سے ایک شخص یہ زبان بولتا ہے۔ ۱۹۸۸ء میں ایشیا سے نسلک کمپیوٹر کی تعداد ایک لاکھ تھی جو ۱۹۹۸ء میں بڑھ کر ۲۱۲ ملین ہو گئی۔ ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۰ء کے دوران صرف ۳۳ ممالک نے متواتر کم از کم تین فیصد فی کس سالانہ پیداوار حاصل کی۔ مجرموں کے مثلم گروہ سالانہ ڈیڑھ ڈبلین ڈالر کماتے ہیں جبکہ منشیات کی تجارت میں چار سو ڈبلین ڈالر یعنی عالی تجارت کا آٹھ فیصد تھی۔

اقوام متحده کے ترقیاتی پروگرام کی تازہ ترین رپورٹ میں بتایا گیا کہ تین امیر ترین افراد کی دولت ۳۵ غریب ترین ملکوں اور ان کے ۴۰۰ ملین پاٹھندوں کی مجموعی ملکی پیداوار سے زیاد ہے۔ ۸۰ سے زائد ملکوں کی فی کس آمدنی ۱۰ سال پہلے کی آمدنی سے کم ہے۔ لڑکوں کے جنی اتحمل سے ۷ ارب ڈالر بناتے جاتے ہیں۔ امریکی قسمیں یورپی مارکیٹ کے ۲۰ فیصد اور لاطینی امریکہ کی مارکیٹ کے ۸۳ فیصد سے پر قابض ہیں۔ غیر ملکی قسمیں امریکی مارکیٹ کا تین فیصد ہیں۔ (دیکھ لذن ۱۳ جولائی ۱۹۹۹ء)

نہیں پہنچ سکے کہ ایک انسان کے دلخواہ کے اندر سینکڑوں کتابوں کی معلومات کس طرح محفوظ ہو جاتی ہیں۔ ذرا آگے بڑی ہے اور دل کو دیکھنے جو خود ایک چھوٹا سا عضو ہے یعنی تقریباً ۳۰۰ گرام لیکن اس میں دو پہپ ہوتے ہیں۔ ایک ڈسپلیوں کو خون کی ترسیل کے لئے تاکہ دہل سے آسیجن جذب کر سکے۔ دوسرا پہپ اس صاف شدہ خون کو سارے بدن میں دوڑانے کے لئے۔ ایک آدمی کی اوسط زندگی میں مل ۳ لاکھ ٹن خون پہپ کرتا ہے اور اس پر مستلزم یہ کہ یہ اپنی بکھلی خود پیدا کرتا ہے۔ ایک آدمی ستر سال زندہ رہے تو دل ۲ کمرب دفعہ دھڑکتا ہے۔

ایسی طرح ایک آدمی کی اوسط زندگی میں ڈسپلے ۵۰ کروڑ مرتبہ پھولتے اور سکرتے ہیں۔ ایک دن میں اوسٹا ۲۲ ہزار مرتبہ انسان کے ڈسپلے سکرتے اور پھیلتے ہیں۔ انسان کی بہائی ہوئی کوئی مشین نہ الی مشقت برداشت کر سکتی ہے اور نہ ہی بغیر مرمت اتنے لے بے عرصے تک اپنے کام جاری رکھ سکتی ہے۔ علی ہذا القیاس انسانی آنکھ میں ایک کمرب (Trillion) سے زیادہ روشنی قبول کرنے والے ریشے ہوتے ہیں۔ انسان بدن میں خون کی ترسیل کی تمام ٹالیوں (Blood vessels) کو اگر پلا جائے تو ان کی لمبائی میں ہزار میل سے لمبی طبعے لائن کے برابر نہیں گی۔

انسانی گردے کی لمبائی ۲۰ سینٹی میٹر کے برابر ہوتی ہے لیکن یہ اندر سے خلل نہیں ہوتا بلکہ ایک ملین یعنی دس لاکھ چھوٹی نیزنان ٹوب پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ رات دن اپنا کام یعنی خون سے فاسد مادوں کے اخراج کا کام جاری رکھتے ہیں اور پیشاب کے ذریعے ان فاسد مادوں کو باہر نکالتے ہیں۔

انسانی جسم ۲۰ کروڑ کی میلی ایجادے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی مثل یوں دی جا سکتی ہے کہ اگر آپ ان اندراو و شمار پر مشتمل اجزاء کو لفظوں میں لکھتا چاہیں تو اس سے دس ہزار خیلی کتابوں کی ایک لاہبری بن جائے گی اور اس کی تفصیل لکھتا چاہیں تو یہ سب سے مشکل کام ہو گا کونکہ انفل عقل جسم کے میکانگی نظام کو محل طور پر بھیتھے سے قاصر ہے۔ یہ سب انسانی جسم میں نظام قدرت کی بھلی سی جھلکیاں ہیں۔ اگر ہم صرف اس کامل نظام پر غور کریں تو اللہ تعالیٰ کی بے پیاس عظمت و شکن نظر آتی ہے اور اس نظام کی باریکی اور پنچھلی قادرے اندازہ ہوتا ہے۔ خود انسان کا جسم اور اس کے اندر کی مشین ہی خدائے طیب و نجیر کی قدرت، حکمت اور خلائق کی روشن دلیل ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

وفی انسفسکم افلا نبصرون کہ اللہ کی معرفت کی نشانیں تمہارے اندر بھی موجود ہیں کیا تم غور سے دیکھتے نہیں؟

ہم جتنا زیادہ جسم کے خلائی نظام اور جنیات (Genetics) کے ضمن میں ان معلومات اور دریافتیوں پر غور و فکر کرتے ہیں، اتنا ہی ہمیں اپنے عاقلانہ مالک کی بے پیاس قدرت کا یقین مسحکم ہوتا رہے گا اور انہی حقائق سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوتا رہے گا اور اللہ جل شانہ کی صحیح

## تقسیم کشمیر کا قادیانی پلان

بھی کشمیر کمینی کے رکن تھے۔ جب انہیں پہ چلا کہ مرزا بشیر الدین کشمیر کی آزادی کی بجائے دہلی قادیانیت کی تبلیغ کے لیے سرگرم ہے تو انہوں نے کشمیر کمینی سے استعفی دے دیا۔ جس (ر) جاوید اقبال "زندہ رو" میں لکھتے ہیں کہ قادیانیوں نے "تجزیک کشمیر" کے نام سے ایک الگ جماعت بنا کر اقبال کو اس کا صدر بنانا چلا لیکن شاعر مشرق نے فرمایا کہ قادیانی اپنے امیر کے سوا کسی کے وفادار نہیں۔ ۱۹۳۷ء میں تقسیم ہند کے لیے انگریزوں کا مقرر کردہ حد بندی کیشن گوراؤسپور پہنچا تو قادیانیوں کی بڑی تعداد نے خود کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا اور مسلمانوں کا تعاسب کرو دیا۔ گوراؤسپور بست اہم ضلع تھا کیونکہ یہ بھارت اور کشمیر میں واحد نہیں رابطہ تھا۔ قادیانیوں کی ملی بحث سے انگریزوں نے گوراؤسپور بھارت کے حوالے کر دیا۔ بھارت نے گوراؤسپور کے راستے سری گنگ پر بقدر کیا تو کشمیریوں نے جملہ شروع کر دیا۔ ۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ایک کشمیری قادیانی غلام نی گلکار نے راولپنڈی میں جمورویہ آزاد کشمیر کا اعلان کیا اور خود آزاد کشمیر کا صدر بن بیٹھا۔ گلکار نے ۱۳ رکنی کابینہ کا اعلان بھی کیا جس میں آؤسے قادیانی تھے اور شیخ عبد اللہ کے پاس سری گنگ بچنگ کیا لیکن مجہدین نے زور پکڑا تو گلکار پس مختار میں چلا گیا۔ مجہدین نے کشمیر کے کئی علاقوں فتح کر لیے تو پاکستانی فوج کے انگریز کمانڈر انجیف جزل گرسی نے قادیانیوں پر مشتعل فرمان رجحت تھکلیل دے کر جموں کے محاذ پر بھاڑی۔ یہ بھائیں ریاست جموں و کشمیر پر قادیانی جہذا برلنے کے لیے قائم ہوئی لیکن اس کے جوان کچھ نہ کر سکے کیونکہ قادیانیوں کے مدھب میں جہاد کی کوئی گنجائش نہیں۔ ۱۹۴۷ء میں انکشاف ہوا کہ اسرائیلی فوج سیکھوں قادیانیوں کو تربیت دے رہی ہے۔ اسرائیل اور قادیانیوں کی قوت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اہر اسی میں قادیانیوں کے دفاتر کی دہائیوں سے کام کر رہے ہیں۔ قادیانی کشمیریوں کو یہودی النسل قرار دے کر اسرائیل کی ہدرویاں حاصل کر چکے ہیں اور لندن میں پیشے ہوئے قادیانی والش در اسرائیل کی مدد سے کشمیر میں خوب کام کر رہے ہیں۔ انتہائی باخبر ذراائع کے مطابق قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مرکز سری گنگ ہے اور وہ خود مختاری کے نظریے کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس نظریے کا مقصد تھا جموں و کشمیر کی خود مختاری نہیں بلکہ صرف اور صرف وادی کی خود مختاری ہے۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

یا سی بھجہ بوجھ رکھتے والے الہ فکر و نظر کے لیے یہ راز اب راز نہیں رہا کہ مختلف طائفیں مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے نام پر ایک ایسا منصوبہ تیار کیے بیٹھی ہیں جس کا اصل مقصد کشمیر کی تقسیم ہے۔ تقسیم کشمیر کا یہ منصوبہ نیا نہیں بلکہ بت پڑا ہے۔ اس پر اتنے منصوبے کو نئے رنگ و روشن کے ساتھ قاتل عمل بنانے کے لیے کچھ الی طائفیں بھی سرگرم ہیں جن کا بظاہر کشمیر سے کوئی تعلق نظر نہیں آتے۔ الی ہی ایک طاقت قادیانی جماعت بھی ہے جو ان دونوں مقبوضہ کشمیر میں خاصی سرگرم ہے۔ پاکستان میں موجودہ قادیانی حضرات یقیناً میرے نکتہ نظر سے اختلاف کریں گے لیکن میں اپنی گزارشات ٹھوس تاریخی دو واقعیاتی شلوتوں کی مدد سے پیش کر رہا ہوں کیونکہ مقبوضہ کشمیر میں سرگرم قادیانیوں کے اسرائیل سے روایت اب ڈھکے چھپے نہیں رہے۔ تقسیم کشمیر کی سازشوں پر غور کرنے سے پہلے کشمیر میں قادیانیوں کی دلچسپی کی وہیات جانتا بہت ضروری ہیں۔

مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آئے والا سچ میں ہوں۔ اپنے جھوٹے دعوے کو سچ ہلات کرنے کے لیے قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال کشمیر میں ہوا اور ان کی قبر سری گنگ کے قریب واقع ہے۔ قادیانیوں نے اس سلطے میں ایک بڑا ایجاد کیا ہے۔ قادیانیوں نے نیر قصر سے انگریزی میں کتاب لکھوائی جس کا عنوان "سچ کشمیر میں فوت ہوئے" ہے۔ اس کتاب میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ میں اسرائیل کے بعض قبائل بھی کشمیر میں آگئے تھے اور کشمیری بٹ، گلبا، کچلو، ماتری، میر، منشو، شو سمیت کئی ذاتوں کا تعلق میں اسرائیل کے قبائل سے ہے۔ قادیانی گزشت ایک سو سال سے کشمیر میں اپنے قدم جملے کی کوشش میں ہیں اور اس سلطے میں کچھے ہیں کہ تھی اول کشمیر میں دفن ہے جبکہ سچ موعود کے دم سے کشمیر ایک مثل ملک بنے گا۔ مرزا غلام احمد نے مساجد پر تاب علیہ کے دور میں اپنے ایک پیروکار حکیم نور الدین کو ریاستی مشیر بنوایا اور کشمیر میں اپنا کام شروع کیا لیکن ۱۸۹۴ء میں مساجد پر تاب علیہ نے حکیم نور الدین کو ریاست سے نکال دیا کیونکہ وہ تمام اہم عمدوں پر قادیانیوں کو فائز کرو رہا تھا۔

قادیانیوں نے کشمیر میں گھسنے کی دوسری کوشش ۱۹۴۷ء میں کی جب مرزا غلام احمد کا پیٹا مرزا بشیر الدین کشمیر کمینی کا سربراہ بن بیٹھا۔ علامہ اقبال

## اسلام ہر حال میں دنیا پر غالب آکر رہے گا ○ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ مشکلات و مصائب کے باوجود اہل حق کی جدوجہد ہمیشہ جاری رہے گی

جدوجہد کی جو روایات قائم کی ہیں انہیں زندہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ انہی روایات کو اپنا کر ہم آج کے مشکل ترین دور میں اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کما کہ اکابر و اسلاف کی روایات ہی ہمارا اصل اماثہ ہے اور جس گروہ نے بھی اس سے اختلاف کیا ہے اس نے گمراہی پھیلانے کے سوا کوئی کروار ادا نہیں کیا۔

مولانا حامد علی رحمانی نے کما کہ دینی جماعتوں کا اتحاد وقت کا تقاضہ ہے اور تمام دینی جماعتوں کو سبیلی کے ساتھ اس کے لیے پیش رفت کرنی چاہیے۔

### مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں ختم بخاری شریف

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں ختم بخاری شریف کی سالانہ تقریب کے اکتوبر اتوار کو بعد نماز ظهر جامع مسجد نور میں ہوگی جس سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر دامت بر کا تم خطاب فرمائیں گے جبکہ مدرسہ نصرۃ العلوم کے سالانہ امتحانات ۲۰ اکتوبر بدھ کو ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے رہنماء اکتوبر کو گوجرانوالہ میں خطاب کریں گے

ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے چیئرمین چوبہ روی محمد ظفر اقبال ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور اور سیکریٹری جنرل پروفیسر چودھری شجاعت علی چبلدی کے اکتوبر اتوار کو بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں علماء کرام اور دانش وردوں کے اجلاس سے خطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

### مولانا اسد اللہ طارق گیلانی کی آمد

ورلڈ اسلام فورم کے رہنماء اور آشیلیا میں اسلام سنتر کے خطیب مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی گزشت روز گوجرانوالہ تشریف لائے اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الرشیدی سے ملاقات کی۔ مولانا اسد اللہ طارق گیلانی پاکستان کے معروف اخراج رہنماء حضرت مولانا سید فضل الرحمن احرار رحمہ اللہ تعالیٰ آف سلوتوں کے فرزند ہیں جو ایک عمر تک لندن میں خطابت کے فرائض سراجیم دیتے رہے

مجلس عمل علماء اسلام پاکستان کے سربراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر دامت بر کا تم نے طالبان کی اسلامی حکومت اور ملک کے دینی مدارس کے خلاف الزام تراشی کی سرکاری حکومت کی مذمت کی ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ سامرآجی قتوں نے بھیش اہل حق کو بدھام کرنے کے لیے اسی حکومت کی الزام تراشیوں کا سارا لیا ہے مگر حق اور اہل حق کو ہر دور میں بالآخر کامیاب نصیب ہوئی ہے۔ انہوں نے کما کہ بر صیریاک وہندو بلکہ دش میں اگریز حکمرانوں نے بھی آزادی کی جنگ لڑنے والے مجہدین کی کروار کشی کی حکومت چلائی تھی اور اگریز نواز دانش وردوں نے علماء حق کو فسادی اور دہلی کا لقب دے کر عوام کو ان سے مقفر کرنے کی کوشش کی تھی مگر تاریخ نکوہا ہے کہ تمام تر وسائل اور اقتدار کی قوت کے باوجود اگریزوں کو اس میں کامیاب نہیں ہوئی۔ اسی طرح آج بھی امریکی سامراج مسلمان ممالک پر اپنا معاشری اور سیاسی تسلط قائم رکھنے کے لیے الزمات کی نی فرسٹ لے کر اہل حق کو بدھام کرنے کی حکومت چلا رہا ہے لیکن اپنے پیش رو اگریزوں کی طرح امریکیوں کو بھی اس مقعد میں ناکامی ہوگی اور نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں اسلام کے غلبہ و نقاد کے لیے اہل حق کی جدوجہد بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے علماء کرام اور دینی کارکنوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے عظیم اسلاف کے کارناموں کا مطالعہ کریں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سریشندی اور کفر کے خاتمه کے لیے پورے جو صد کے ساتھ جدوجہد جاری رکھیں۔

### مولانا حامد علی رحمانی کی گوجرانوالہ تشریف آوری

پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی ہائی حضرت مولانا حامد علی رحمانی آف حسن لبدال گزشت روز گوجرانوالہ تشریف لائے۔ انہوں نے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الرشیدی اور صوبائی رائہنما مولانا محمد نواز بلوچ سے ملاقات کی اور مختلف جماعتی امور پر ان سے جاولہ خیال کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کما کہ نئی نسل کو گمراہ کرنے کے لیے مختلف گروہ تکریی محاذ پر کام کر رہے ہیں۔ اس نے علماء کرام کو نظریاتی فتوں سے بچوادا ہو کر نئی پوچھ کو ان کے اثرات سے بچانے کے لیے محت کرنی چاہیے۔ انہوں نے کما کہ ہمارے اکابر نے حق کی سریشندی اور باطل کی سرکوبی کے لیے عظیم

## داغستان ○ خوبصورت اور بہادر لوگوں کا ملک

داغستان کوہ قاف کا ایک مشہور ملک ہے، براعظم ایشیا کے شمال مغرب میں بھیرہ قزوین اور بحیرہ اسود کے درمیانی علاقے کو تھماز یا کاکیشیا کہا جاتا ہے جو بر صیفیز میں کوہ قاف کے نام سے مشہور ہے وہاں متعدد مسلم جموروں پتیں ہیں، داغستان کا رقبہ چھاس ہزار تین سو مربع کلو میٹر ہے۔ اس کا تین چوتھائی حصہ کوہستانی ہے وہاں غذائی اجتناس اور پھل بالخصوص گندم، مکنی، آلو اور انگور بڑی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ زرخیز زرعی علاقہ ہے جہاں پانی و افر مقدار میں پالا جاتا ہے، اس کے ساتھ وسیع قدرتی چاہا ہیں اور معدنی دولت کے بے شمار ذخائر موجود ہیں۔ روس کی بیشتر غذائی ضرورتیں یہاں کی ذریعی پیداوار سے پوری ہوتی ہیں اور اس کی صنعتوں کے لیے خام مال میا ہوتا ہے۔ پالی کی بہتات کے ساتھ گلہ بانی، قالین بانی، گوشت اور چھلی کو ڈباؤں میں حفاظ کرنے کی صفت کے لیے یہ بہت مشہور ہے۔ یہاں کی تمام آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ بہرث کے اخبار ہویں اور ایکسوں سال کے ماہین بھیرہ قزوین کا پالائی مغربی ساحلی علاقہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد ابن فرقہ کے ہاتھوں فتح ہوا اور دوسری صدی ہجری میں ابو مسلم خراسانی کی قیادت میں شامل تھماز اور داغستان اسلامی قلمروں میں شامل ہوئے۔ تھماز کی مسلم ریاستوں میں داغستان، شیشان، انگوشیا، شیلی آستین، قرآنی چرکس شامل ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آزادی کی تحریکوں میں علائے کرامہ ہیش پیش پیش رہے۔ ۱۸ دوسری صدی کے نصف اول میں داغستان کے عالم نامہ شامل نے جنہیں شیر داغستان کہا جاتا تھا روی حملہ آوروں کے خلاف تحریک آزادی میں حصہ لیا تقریباً اسی عمد میں سید احمد شہید رائے بولیوی سید اسماعیل شہید بولوی، عبد القادر الجزايري اور مہدی سوڈانی وغیرہ نے اپنے اپنے ملکوں میں آزادی کی تحریکوں کی قیادت کی، داغستان میں جدوجہد آزادی کی ان نئی نیوں سے واضح ہوتا ہے کہ اہل تھماز میں جذبہ حرست اور شور آزادی موجز ان ہے۔ ایک امریکی مصنف لیزی نے تھماز کی جگ آزادی کے پس منظر میں لکھا ہے کہ وہاں کے نوجوان نمائت خوبصورت، صحت مند اور بہادر تعلیم کے جاتے ہیں۔ (بیکریہ تحریر جات لکھن)

ہیں اور ولڈ اسلامک فورم کے بانی ارکان میں سے ہیں جبکہ ان دونوں دہ آسٹریلیا کے ایک اسلامک سنٹر میں خطابت اور دینی راہ نمائی کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے مولانا زاہد الراشدی سے آسٹریلیا میں آیا لو مسلمانوں کے بچوں کی دینی تعلیم کے سلسلہ میں اسلامک سنٹر کے بحوزہ تعلیمی پروگرام پر مشورہ کیا اور دونوں راہ نمائوں نے اس کے علاوہ اور بھی متعدد امور پر تبادلہ خیال کی۔ مولانا گیلانی پاکستان میں چند روز قیام کے بعد آسٹریلیا واپس چلے گئے ہیں۔

مجلس عمل علماء اسلام کا کونوشن ۲۴ اکتوبر کو گوجرانوالہ میں ہو گا امریکی یلغار کے مقابلہ میں دینی قوتوں کو میدان میں آتا ہو گا

سید عطاء المومن بخاری

دینی بندی کتب گلر کی دینی و سیاسی جماعتوں کے متحده محاذ مجلس عمل علماء اسلام پاکستان کے مرکزی رابطہ سیکرٹری مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری نے گزشتہ روز گوجرانوالہ میں مختلف دینی جماعتوں کے راہ نمائوں سے ملاقات کی اور ان سے دینی مدارس اور طالبان کی حکومت کے بارے میں وزیر اعلیٰ چحاب اور وزیر اعظم پاکستان کے حالیہ بیانات سے پیدا ہونے والی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے تبادلہ اس سلسلہ میں مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے راہ نمائوں اور کارکنوں نیز دینی مدارس کے منتظمین کا ایک مشترکہ کونوشن ۲۴ اکتوبر ہفتہ کو دس بجے دن مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں طلب کیا جا رہا ہے جس کی صدارت مجلس عمل کے سربراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر کریں گے اور اس سے مختلف دینی جماعتوں کے قائدین خطاب کریں گے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ نے جنوبی ایشیا میں اپنے ایجنسیز کو آگے بڑھانے کے لیے دینی مدارس اور طالبان کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہوئے اپنی راست سے ہٹانے کے لیے جس منصوبہ کی پانگک کی ہے، اس پر عمل در آمد کا آغاز ہو گیا ہے اور وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کے بیانات طالبان اور دینی مدارس کی کروار کشی کی اس حسم کا حصہ ہے اس لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ دینی جماعتوں متحد ہو کر اس صورت حال کا مقابلہ کریں اور ۲۴ اکتوبر کا کونوشن اسی مقصد کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب اور عالم اسلام کے درمیان شفافیت جگ قیصلہ کن مرطہ میں واضح ہو گئی ہے اس لیے دینی قوتوں کو مغربی استعمار کی بڑھتی ہوئی یلغار کا راست روکنے کے لیے میدان میں آتا ہو گا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے عملی نفاذ کے لیے  
امتحانی اور گروہی سیاست سے الگ تھلک رہتے ہوئے  
رانے عامہ کی بیداری، علماء و کارکنوں کی ذہن سازی اور دینی حلقوں میں رابطہ و مفاہمت کا فروغ

## پاکستان شریعت کو نسل

کا مقصد قیام اور اساسی ہدف ہے اور کسی بھی دینی و سیاسی جماعت سے ولستہ حضرات اس میں شامل ہو کر فکری، نظریاتی اور علمی جدوجہد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ البتہ پاکستان شریعت کو نسل کے دستور میں صرف اتنی شرط عائد کی گئی ہے کہ اس کا کسی بھی سطح کا امیر یا جزل سیکرٹری کسی دوسری جماعت کا عمدہ دار نہیں ہو گا۔

ملک تھر میں پاکستان شریعت کو نسل کی رکن سازی جاری ہے

فارم رکنیت اور دیگر معلومات حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل حضرات سے رابطہ کریں

پنجاب	مولانا قاری جیل الرحمن اختر	مسجد امن باغ چاپورہ۔ جی ٹی روڈ۔ لاہور
سنده	مولانا سیف الرحمن ارائیں	جامعہ مفتاح العلوم۔ سائبی۔ حیدر آباد
سرحد	مولانا حفیظ الرحمن المدنی	جامعہ معراج العلوم۔ ہول
بلوچستان	مولانا حنفی داد خوستی	چین مسجد۔ شیخ آباد۔ ٹوب
آزاد کشمیر	مولانا عبدالحی	مدنی مسجد۔ دھیر کوٹ۔ ضلع باغ
اسلام آباد	مولانا قاری میاں محمد نقشبندی	جامعہ مسجد سیدنا مولانا احمد امیم۔ داپڑوالی۔ H/8

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ نفاذ اسلام کے حوالے سے لوگوں کی ذہن سازی علماء کرام اور دینی کارکنوں کی فکری و عملی تربیت اور اسلام درجشیں قوتیں اور اواروں کی سرگرمیوں کی نشان دہی اور تعاقب کی ضرورت ہے تو ہمارے ساتھ اس جدوجہد میں شریک ہوں اور اپنی صلاحیتوں، توانائیوں اور وسائل کے ساتھ اسے آگے بڑھائیں۔

منجانب: مولانا فداء الرحمن درخواستی، امیر جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن T-11-C نارنجہ کراچی  
ابو عمار زاہد الراشدی، سیکرٹری جزل پاکستان شریعت کو نسل مرکزی جامع مسجد۔ پوسٹ بکس ۳۳۱۔ گوجرانوالہ

زیر نگرانی  
مولانا زاہد الرشیدی

# الشريعة اکيڈمی

ہاشمی کالونی، کنگنی والا، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

زیر سرپرستی  
حضرت مولانا

محمد سرفراز خان صدر

☆ پرائمری پاس بجوس اور پچیسوں کے لیے پانچ سالہ کورس جس میں حفظ قرآن کریم، عربی گرامر کے ساتھ ترجیح قرآن پاک، دیگر ضروری دینی تعلیم، میزک کی تیاری اور کمپیوٹر ٹریننگ شامل ہیں ☆ درس نظامی کے فضلاء کے لیے ایک سالہ تربیتی کورس جس میں تقابل ادیان و نظریات، تاریخ اسلام، اسلامی نظام حیات، کمپیوٹر ٹریننگ اور تحریر و تقریر کی مشق کے ساتھ نان میزک فضلاء کو میزک کی تیاری اور میزک پاس فضلاء کو ایف اے کی تیاری کا پروگرام شامل ہے۔ ☆ عام شریوں بالخصوص وکاء، تاجروں اور طلبہ کے لیے روزانہ مغرب سے عشاء تک قرآن کریم با ترجیح، ضروریات دین اور عربی زبان کی تعلیم کا انتظام۔ ☆ ضروریات دین، اسلامی تاریخ اور نظام اسلام کے حوالہ سے مختلف موضوعات پر خط و کلمت کورسز کا اعتماد تاکہ با قاعدہ تعلیم کے لیے وقت نہ دے سکنے والے حضرات و خواتین گھر بیٹھے دینی معلومات حاصل کر سکیں۔

**محوزہ  
تعلیمی  
پروگرام**

☆ مسجد خدیجۃ الکبریٰ ☆ مدرسة البنات ☆ دارالاقامہ ☆ لاibrirی  
الشريعة اکيڈمی کا نقشہ ماہر انجینئرنگ نے تیار کیا ہے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صدر دامت برکاتہم نے اس کا سٹک بجاو کر کو دیا ہے جس کے بعد تعمیر کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔ اصحاب خیر سے گزارش ہے کہ نقدر قمیا تعمیراتی سامان مثلاً اینٹ، سیمنٹ، سریاد، غیرہ کی ٹکڑیں میں تعاون فرمائ کر اپنے ذخیرہ آخرت میں اضافہ کریں۔ پروگرام یہ ہے کہ رمضان المبارک تک ایک حصہ کی تعمیر مکمل کر کے رمضان المبارک کے فوراً بعد تعمیلی کلاسوں کا آغاز کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

**محوزہ  
تعمیری  
پروگرام**

## ترسیل زر کے لیے

چیک یا ذرا فٹ بیام الشريعة اکاؤنٹ نمبر 1260۔ عجیب یینک۔ تھانے والا بازار برائخ۔ گوجرانوالہ

- ۱۔ عثمان عمر ہاشمی کالونی روڈ، زیل بلاک، پیپلز کالونی گوجرانوالہ۔ فون: 53735
- ۲۔ حافظ محمد عمار خان ناصر، مرکزی جامع مسجد (شیر انوالہ باغ) گوجرانوالہ۔ فون: 219663
- ۳۔ فیصل محبوب، سر تاج فین، جی ٹی روڈ، کنگنی والا گوجرانوالہ۔ فون: 272694

رابطہ و معلومات  
کے لیے